رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

ولتکن منکم امۃ یدعون
الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر
واولئک ہم المفلحون

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۱۲ء

رسالہ تشحیذ الاذہان

جلد ۷ نمبر ۱۰

ایڈیٹر صاحبزادہ مرزا

فہرست مضامین

قیمت سالانہ

عام سے دو روپے (عہ) طلباء سے ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)
غیر ممالک سے (دو روپے آٹھ آنہ) لیجاتی ہے

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲۷ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے۔ باہتمام منیجر اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر چوہدری عبد السلام پبلشر کے حکم سے منیجر

اشتہار صداقت آثار

میں پیر صاحبکو ذاتی طور سے جانتا ہوں۔ بہت خوش معاملہ نیک اطوار ہیں۔ شفا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ کسی سے عمداً دھوکہ نہیں کرینگے

(۱) **روغن حیات**۔ جو کہ ذیل کی امراض کے لیئے اکسیر ہے۔ درد سر کھانسی زکام اور نمونیا درد ریح وجع المفاصل بواسیر نقرسی وجع المعدہ ہر قسم قولنج ہیضہ طاعون پھوڑا پھنسی کان دانت کے درد لقوہ بخار ہر قسم مار گزیدہ لدغ عقرب زنبور وغیرہ تین قطرہ تک کھانا یا لگانا قیمت فی شیشی کلاں ۶ خورد عہ

(۲) **معجون مقوی معدہ و مقوی باہ**۔ نہایت مفید فی ڈبیا ۱۰ تولہ عہ

(۳) **ست سلاجیت**۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی صاف شدہ فی تولہ عہ

(۴) **حب تریاق**۔ نزلہ کھانسی کے لئے اکسیر فی ڈبیا ۲ درجن ۸

(۵) **سرمہ نور بصر** فائدہ نام سے ظاہر ہے۔ آنکھوں کے لئے اکسیر فی شیشی عہ

(۶) **سرمہ سفید** برائے خارش و غبار چشم کے لئے اکسیر فی شیشی ۸

(۷) **بال اڑانیکا پوڈر** اعلیٰ قسم فی ڈبیا ۱۲ محصول ایک سے ۵ تک ۳

(۸) **عرق دافع بخار** نوبتی و ملیریا فی بوتل عہ (۹) **عرق عظم طحال** کے لیئے اکسیر فی بوتل عہ

المشتہر

پیر برکت علی ازرنل ڈاکخانہ پنڈی کالو ضلع گجرات

تشحیذ کی قدردانی

جب رسالہ چھپ کے شایع ہوتا ہے۔ تو بہت سے خطوط میرے نام آجاتے ہیں۔ جن میں مضامین کی پسندیدگی کا اظہار ہوتا ہے۔ چنانچہ امام مہدی۔ مرزا غلام احمد مسیح موعود۔ ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے بارے میں تو بہت ہی حوصلہ افزا خطوط پہنچے حتی کہ بعض احباب نے لکھا ہم اسکو علیحدہ ٹریکٹ کی صورت میں چھپوا کر شائع کرینگے لیکن میرے دوستو! ان مضامین کی قدردانی کا حق میری تعریف میں قصیدہ خوانی سے ادا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ آپکو چاہیئے کہ ان پر عمل کریں۔ اور تشحیذ کے لیئے خریدار بہم پہنچائیں۔ جس کے لئے مجھے افسوس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء

"وہ نبی"

اَلنَّبِیَّ الاُمِّیَّ الَّذِی یَجِدُونَہٗ مَکتُوبًا عِندَھُم فِی التَّورٰۃِ وَالاِنجِیلِ

بائبل کے استثنا باب ۵ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ اپنی قوم کے سرگروہ اور بزرگوں کو لیکر پہاڑ پر دعا کرنے اور خدا تعالےٰ کا کلام سننے کے لئے گئے مگر رنگ جلال ربانی کی تاب نہ لاکر بول اُٹھے۔ کہ ہم کیا ہماری اولاد بھی کلام الٰہی نہیں سننا چاہتی۔ اس گستاخی کی سزا میں انکو ارشاد ہوتا ہے۔ کہ بہت اچھا۔ اب تم میں سے کوئی نبی صاحب شریعت پیدا نہیں ہوگا۔ اور وہ حسنات دنیا کے وعدے ایک اور قوم سے پورے ہونگے جو گناہوں سے بچنے والے خشیت اللہ سے لبریز دل رکھنے والے زکوٰۃ دینے والے اور خدا پر ایمان لانیوالے ہونگے۔

چنانچہ استثنا باب ۱۸ میں یہ لکھا ہے

خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کر دیگا" تم اسکی طرف کان دھرو۔ اس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے

خدا سے جواب میں مجمع کے دن مانگا۔ اور کہا۔ کہ ایسا نہ ہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنوں۔ اور ایسی شدت کی آگ میں پھر دیکھوں۔ تا کہ میں مر نہ جاؤں۔ اور خداوند نے مجھے کہا کہ انھوں نے جو کچھ کہا۔ سو اچھا کہا۔ میں ان کے لئے انکے بھائیوں (بنی اسمٰعیل) میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا۔ اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اسے فرماؤنگا۔ وہ سب ان سے کہیگا۔ اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی میری باتوں کو جن میں وہ میرا نام لے کے کہیگا نہ سنے گا۔ تو میں اسکا حساب اس سے لونگا۔"

اسی واقعہ کو قرآن کریم میں یاد دلایا گیا ہے۔

وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ اَتُهْلِكُنَا

۱؎ عیسائی اس پیشگوئی کو اپنے مسیح پر لگاتے ہیں۔ تعجب ہے۔ کہ اعمال باب ۳ کو بھول گئے جس میں لکھا ہے۔ کہ

"توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔ تا کہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جسکی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی۔ ضرور ہے۔ کہ آسمان اسی لئے رہے اسوقت تک کہ سب چیزیں کہ جنکا ذکر اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آویں کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند تمہارا جو خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھائیگا جو کچھ وہ تمہیں کہے اسکی سب سنو اور ایسا ہو گا۔ کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے۔ وہ قوم سے نیست کیا جائیگا۔ بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لیکر پچھلوں تک جتنوں نے کلام کیا۔ ان دنوں کی خبر دی ہے" بغور پڑھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ پیشگوئی مسیح کے لئے نہیں۔ بلکہ ضرور ہے۔ کہ آسمان اسے (مسیح کو) لئے رہے۔ جب تک وہ نبی پیدا نہ ہو"

بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۚ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ
وَتَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ ۚ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ
خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی
الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَیْكَ ۚ قَالَ عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاءُ ۚ
وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ۚ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ
الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ
یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ
وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ
كَانَتْ عَلَیْهِمْ ۚ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا
النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ترجمہ۔ موسیٰ نے اپنی
قوم سے ۷۰ آدمی وعدہ کے مطابق چنے۔ جب انکو زلزلے نے پکڑا۔ تو موسیٰ نے عرض کیا۔
اے میرے رب اگر تو چاہتا۔ تو اس سے پہلے انکو اور مجھے ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہمیں ہلاک کریگا
اس سے جو ہم میں سے بعض احمقوں نے کیا۔ یہ تیری آزمائیش ہے۔ ہلاک کرے اسکے ساتھ
جسے چاہے اور بامراد کرے جسے چاہے۔ تو ہمارا کارساز ہے۔ ہمیں بخشدے رحم کر تو بخشنے والا ہے
اور ہمارے لئے اسی دنیا میں حسنہ لکھ اور آخرت میں بھی ہمنے تیری طرف رجوع کیا فرمایا
میرا عذاب پہنچتا ہے جسے میں چاہوں۔ اور رحمت ہر چیز پر وسیع ہے۔ پس میں لکھونگا۔ اسی
انکے لیئے جو متقی ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں جو اس رسول
نبی امی کی متابعت کرینگے جسے یہ لوگ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں
وہ انکو نیکیوں کا حکم کرتا برائیوں سے روکتا۔ اور پاک اشیاء کو انکے لئے حلال کرتا اور ناپاک سے
روکتا ہے۔ اور ان سے انکے بوجھ اتارتا ہے۔ اور وہ پھانسیاں جو ان پر تھیں۔ پس جو اسپر

ایمان لائے۔ اور اسکی رفاقت اختیار کی۔ اسکو مدد دی۔ اور اس نور کے پیرو ہوئے۔ جو اسکے ساتھ اتارا گیا۔ وہ بامراد اور کامیاب ہونگے۔

یہ پیشگوئی اہل کتاب میں ایسی شائع و ذائع تھی۔ کہ اس موعود کے لیئے صرف وہ نبی کہنا کافی سمجھتے تھے چنانچہ

یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا۔ کہ اس سے پوچھیں۔ کہ تو کون ہے؟ اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ تب انھوں نے اس سے پوچھا تو اور کون کیا تو الیاس ہے۔ اسنے کہا میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے؟ (یوحنا باب ۱ آیت ۲۱-۲۲)

میں اس "وہ نبی" کی نسبت آپ کو بائبل میں سے کچھ حوالے دیتا ہوں۔ آپ دیکھیے کہ باوجود تحریف کے ہمارے نبی کا نام اس میں روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔

استثنا باب ۳۳۔ آیت ۲ میں فرماتا ہے

"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کیساتھ آیا۔ اور اسکے دہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے۔ اسکے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں۔ وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں اور تیری باتوں کو مانینگے"

طور سینا پر حضرت موسیٰ کا ظہور اظہر من الشمس اور مسلمہ فریقین ہے۔ سعیر کا تعلق حضرت عیسیٰ سے ہے۔ کیونکہ یہ بیت اللحم اور ناصرہ کے پاس ہے۔ اور فاران کی پیشگوئی حضرت محمد رسول اللہ کی ذات ستودہ صفات میں پوری ہوئی۔ قرآن مجید نے وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ میں اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور فاران کی بلد امین سے تشریح کر دی ہے۔ تاکہ کسی کو یہ دھوکہ نہ رہے کہ کونسا فاران مراد ہے سعیر کی بجائے تین و زیتون اسلئے فرمایا۔ کہ زیتون کے پہاڑ پر مسیح کے بارے میں ایک

بڑی پیشگوئی تھی جو پوری ہوئی اور جس کا ذکر متی باب ۲۱ آیت ۱-۵ میں ہے۔

"اور جب وہ یروشلم کے نزدیک پہنچ گئے بیت فگا میں زیتون کے پہاڑ کے پاس آئے تب یسوع نے دو شاگردوں کو یہ کہکے بھیجا کہ سامنے کی بستی میں جاؤ۔ اور وہاں ایک گدھی بندھی اور اسکے ساتھ ایک بچہ پاؤ گے۔ کھول کر میرے پاس لاؤ۔ اور اگر کوئی تمکو کچھ کہے تو کہیو کہ خداوند کو یہ درکار ہیں۔ جو اسی دم انہیں بھیجدیگا۔ یہ سب کچھ ہوا۔ تاکہ جو نبی نے کہا تھا۔ پورا ہو۔ کہ صیہوں کی بیٹی سے کہو۔ دیکھ تیرا بادشاہ فروتنی سے گدھی پر بلکہ گدھی کے بچے پر سوار ہو کر تجھ پاس آتا ہے"

(اسکے لیئے یسعیاہ ۶۲ باب آیت ۱۱ زکریا باب ۱۴ آیت ۴ کا حوالہ دیا گیا ہے مگر یہ پوری پیشگوئی نہیں بنتی جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ یہ کتابیں کہاں تک محفوظ ہیں) "سو شاگرد جاکے جیسا کہ یسوع نے انہیں فرمایا تھا۔ بجا لائے۔ اور اس گدھی کو بچہ سمیت لے آئے۔ اور اپنے کپڑے ان پر ڈالے۔ اور اسے ان پر بٹھایا۔ اور ایک بڑی جماعت نے اپنے کپڑے راستے میں بچھائے اور کتنوں نے درختوں کی ڈالیاں کاٹ کے راہ میں چھترائیں۔ اور بھیڑ جو اسکے آگے پیچھے چلی جاتی پکار کے کہتی تھی۔ ابن داؤد کو ہوشعنا مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ سارے شہر میں غل مچا کہ یہ کون ہے۔ تب بھیڑ نے کہا کہ یہ جلیل کے ناصرت کا یسوع نبی✠ ہے"

ایسا ہی تین یعنی انجیر کے پاس حضرت مسیح کا ایک معجزہ ظاہر ہوا تھا جس سے ان کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے مرقس باب ۱۱ آیت ۱۴-۱۳ "اور دور سے انجیر کا ایک درخت پتوں سے لدا ہوا دیکھ کے وہ گیا۔ کہ شاید اس میں کچھ پائے۔ جب وہ اسکے پاس آیا۔ تو پتوں کے سوا کچھ نہ پایا۔ کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا۔ تب یسوع نے اس سے خطاب کر کے کہا۔ کوئی تجھ سے پھل کبھی نہ کھائے ۔ × × اور صبح کو جب وہ ادھر سے گزرے۔ تو دیکھا کہ انجیر کا درخت جڑ سے

✠ میرا مطلب اسکی نقل سے قرآن مجید کی حقانیت اور یہ ثابت کرنیکا ہے کہ فاران پر خدا کے ظہور کی پیشگوئی کسی اور نبی کے متعلق ہے کیونکہ یسوع کے لیئے جو کچھ تھا۔ وہ زیتون (سعیر) پر پورا ہوا۔ اور دوم یہ کہ یسوع کا دعویٰ بھی نبوت کا تھا۔ نہ خدائی کا یا خدا کے بیٹے ہونیکا

سوکھ گیا ہے۔ تب پطرس نے یاد کر کے اس سے کہا کہ اے ربی دیکھ انجیر کا یہ درخت جس پر تو نے لعنت کی تھی۔ سوکھ گیا ہے۔"

اب رہا **فاران** سو یہ وہ دشت ہو جسکے معنی **وادی غیر ذی ذرع** ہیں۔ اور جس میں حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرا اور اسماعیل[1] کو بسایا۔ جن کی اولاد سے ہمارے نبی محمد[2] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو پیدائش باب ۲۱ آیت ۱۴-۲۱

"تب ابرہام نے صبح سویرے اٹھکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی۔ اور ہاجرہ کو اسکے کاندھے پر دھر کر دی اور اس لڑکے کو بھی اور اسے رخصت کیا وہ روانہ ہوئی۔ اور بیرسبع کے بیابان میں بھٹکتی پھرتی تھی تب اسنے اس لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈالدیا اور آپ اسکے سامنے ایک تیر کے ٹپّے پر دور جا بیٹھی۔ کیونکہ اس نے کہا۔ میں لڑکے کا مرنا نہ دیکھوں سو وہ سامنے بیٹھی اور چلا چلا کر روئی۔ تب خدا نے اس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا۔ اور اس سے کہا۔ کہ اے ہاجرہ تجھکو کیا ہوا۔ مت ڈر کہ اس لڑکے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے۔ خدا نے سنی۔ اٹھ اور لڑکے کو اٹھا۔ اور اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال۔ کہ **میں اسکو ایک بڑی قوم بناونگا** پھر خدا نے اسکی آنکھیں کھولیں۔ اور اسنے پانی کا ایک کوآں دیکھا اور جا کر اس مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا۔ اور خدا اس لڑکے کیساتھ تھا۔ اور وہ بڑھا۔ اور بیابان میں رہا کیا اور تیر انداز ہو گیا۔ اور **وہ فاران کے بیابان میں رہا**۔"

اب اس میں تو کچھ شک نہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے مورث اعلیٰ حضرت اسماعیل فاران کے بیابان میں اترے سو وہیں پرورش پائی اور وہیں بڑھے اور پھولے لیکن اسکے متعلق یہ کہنا کہ یہ فاران حجاز میں نہیں۔ بلکہ طور یا سینا کے پاس ہے۔ محض ضد اور جہالت ہی

۱۔ اب چاہ زمزم ابتک اسکی یادگار قایم ہے۔ اور وہ مکہ میں ہے۔

۲۔ صفا و مروہ کا طواف اسپر چڑھنا اترنا اسے شعائر اللہ سے فرمانا۔ اسی پیشگوئی کی یادگار قایم

رکھنے کے لیئے مقرر ہے

۳۔ قومی تواتر اسپر ایسا زبردست گواہ ہے۔ کہ اسکے انکار سے تمام تاریخی واقعات کا انکار لازم آتا ہے۔ چہ جائیکہ یہ تسلیم کیا جائے۔ کوئی شخص ناصرت کا رہنے والا یسوع نام تھا۔

۴۔ ان قومی روایات اور مشہورہ حکایات کی تکذیب ہوتی ہے۔ جو ایک لاتبدیل شہادت کے ساتھ ابتک چلی آتی ہیں۔

۵۔ قرآن مجید نے حضرت ابراہیم کی دعا نقل فرمائی ہے۔ اور یہودیوں اور عیسائیوں میں اسکو شایع کیا۔ اور کسی نے اسکی تردید نہ کی کہ یہ غلط ہے وہ دعا یہ ہے رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ۝

(ابراہیم ع ۱، پ ۱۳)

اور اس سے پہلے یہ عرض کیا ہو رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا۔ اس دعا کو جب وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ط سے ملا کر پڑھتے ہیں۔ تو کیا لطف آتا ہے۔ اسوقت یقین آجاتا ہے۔ کہ فاران یہی سرزمین ہو جس میں مکہ اور مدینہ واقع ہے۔ اور جیسے احادیث میں بھی وادی کہا گیا۔ بخاری کتاب الانبیاء میں ہے فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِیْ اور سیرت ابن ہشام میں ہے کہ ان بکۃ اسم البطن اور زبور ۸۴ میں صریحاً یہ پیشگوئی موجود ہو

"مبارک ہیں وہ جو تیرے گھر میں بستے ہیں وہ سدا تیری ستائیش کرینگے مبارک وہ انسان جس میں قوت تجھ سے ہے۔ انکے دل تیری راہ میں ہیں **بکا کی وادی** میں گزر کرتے ہوئے اسے ایک کوآں بناتے"

یہ خداتعالےٰ کا اعجاز ہے کہ باوجود ترجمہ در ترجمہ کے بکہ کا لفظ قائم ہے۔ اور مکہ کو قرآن

مجید میں بھی بکہ کہا گیا جیسا کہ فرماتا ہے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ پہلا گھر جو خدا کی عبادت کے لئے بنا ہوا ہے وہ بکا کی وادی میں ہے مبارک اور جہان کے لوگوں کے لئے ہدایت اس میں کھلے کھلے معجزے ہیں ابراہیم کا مقام جو اس میں داخل ہوا۔ امن میں آگیا (۴۶)

(۶) پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسیح کے بعد اور کوئی رسول صاحب شریعت رسول جس پر یہ پیشگوئیاں صادق آئیں۔ سوائے مکہ کے نہیں نکلا جسکے ہاتھ میں آتشی شریعت ہو۔ اور اسکا مذہب مشرق سے مغرب تک پھیل گیا ہو۔

(۷) اگر دشت فاران یعنی حجازی نبی کو نہ مانا جائے۔ تو اسماعیل سے جو برکت اور عہد کا وعدہ تھا۔ اسکا پورا نہ ہونا لازم آتا ہے حالانکہ پیدائش باب ۲۱ آیات ۱۴۔ ۲۱ میں بھی یہ الہامی کلام درج ہو چکا ہے۔ کہ میں اسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا۔ اور جیسا کہ پیدائش باب ۱۷ میں ہے۔

"اور اسماعیل کے حق میں مینے تری سنی دیکھ میں اسے برکت دونگا۔ اور اسے برکت دونگا۔ اور اسے برومند کرونگا۔ اور اسے بہت بڑھاؤنگا۔ اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے۔ اور میں اسے بڑی قوم بناؤنگا"

اور خدا تعالےٰ نے نشان رکھا۔ کہ یہ عہد اور برکت تیری نسل میں سے انکے ساتھ ہوگا۔ جو ختنہ کراتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا

"اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہیں ہوا وے شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے۔ کہ اس نے میرا عہد توڑا"

اب عیسائی تو ختنہ نہیں کراتے۔ وہ اس عہد و برکت کے وارث کیونکر ہو سکتے ہیں

۸۔ گنتی باب ۱۰ آیت ۱۲ میں ذکر ہے۔ کہ بنی اسرائیل دشت سینا سے اپنے اپنے سفروں میں چلے۔ اور بدلی دشت فاران میں جا ٹھہری۔ یہ فاران سینا کے شمال مشرق میں قادیش

کے قریب واقع تھا۔ یہی حجاز کا بیابان ہے۔ غربی نشیب سینا کا

۹۔ حبقوق نبی کی کتاب باب ۳ کو پڑھیے۔

"خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے کوہِ فاران سے آیا اور اسکی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اسکی حمد سے معمور ہوئی"۔

اب کوئی انصاف طلب دل لیکر اٹھے اور بتائے کہ وہ کون قدوس تھا۔ جو فاران سے نکلا جس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا کیا یسوع جس نے کہا۔ کہ ابن آدم کے لیے سر ٹیکنے کی جگہ نہیں یا وہ جسے ایک چھینے کی راہ کا رعب دیا گیا۔ اور زمین جس کی ستائش سے معمور ہوئی اور سب پکار اٹھے "محمد" اور جس کی ستائش اب بھی چھتوں پر چڑھ کر بلند آواز سے کی جاتی ہے کہ اشہد ان محمدًا رسول اللہ۔ عربی کے پرانے ترجموں میں یہ الفاظ ہیں۔ امتلاء الارض من تحمید احمد۔ اس میں تو احمدؐ نام بھی آگیا۔

۱۰۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پڑاؤ پڑتا ہے۔ اسکا نام ہے۔ وادی فاطمہ وہاں پہنچ کر مرکم بیچنے والے بچے بھی اس سوال کا جواب کہ یہ پھول کہاں سے لائے ہو۔ یہی دینگے۔ کہ من بریّۃ فاران۔

۱۱۔ وہ تمام نشانات جو استثنا باب ۳۳ آیت ۲ کی پیشگوئی میں درج ہیں۔ آنحضرت صلعم ہی کے وجود باجود پر پورے ہوتے ہیں آپ ہی کو حضرت موسیٰ کے بعد شریعت روشن شریعت دیگئی۔ آپ ہی کیساتھ فتح مکہ کے دن جب وہ مظہر الوہیت بڑی شان و شوکت کے ساتھ فاران کی چوٹی پر نمودار ہوا۔ دس ہزار جاں نثار پاکباز قدوسی تھے چنانچہ بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الفتح فی رمضان میں بات موجود ہے کہ باب غزوۃ الفتح فی رمضان حدثنی محمود قال اخبرنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر قال اخبرنی الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس ان النبی صلعم خرج فی رمضان من المدینۃ ومعہ عشرۃ آلاف

یہی وہ قوم ہے جس کی شان میں آیا ہے یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ خدا ان سے محبت کرتا ہے اور وہ خدا سے یہی وہ قوم ہے جن کی نسبت ارشاد ہوا وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ جو ایمان لائے اللہ سے سب سے بڑھکر محبت رکھنے والے ہیں۔ یہی وہ قوم ہے جس کے بارے میں فرمایا رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ خدا تو ان سے ہے راضی خدا سے وہ راضی یہی وہ ہیں جنکے لیئے سورہ قمر میں ارشاد ہوتا ہے۔ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَنَهَرٍ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ۔ یعنے خدا کے حضور صدق کے مقام پر جلوہ افروز ہیں یہی ہیں جن کے لئے قرآن کریم میں آیا۔ کہ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ط (مومنوں میں ایسے بزرگ ہیں۔ کہ جو کچھ عہد کر چکے سچ کر دکھایا۔ بعض اپنی مراد پاچکے بعض منتظر ہیں۔ اور اپنے وعدہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (احزاب ۳ ۲۱)

یہی وہ نشانات ہیں۔ جو ان قدوسیوں کے تورات میں آئے۔ اور میں مضمون کے ابتدا میں درج کرچکا۔ تیس درہموں پر اپنے آقا کو بیچدینے والے اپنی جان بچانیکے لیئے اپنے سید ومولا پر لعنت بھیجنے والے چند ماہی گیر اسکے مصداق نہیں ہو سکتے۔

۱۲۔ پھر یسعیاہ نبی کی کتاب جب پڑھی جاتی ہے۔ تو اور بھی یقین حاصل ہوتی ہے کہ یہ پیشگوئی مکہ میں پیدا ہونیوالے "نبی" کی ذات میں پوری ہوتی ہے۔ دیکھیئے یسعیاہ باب ۲۱ آیت ۱۳ صاف لکھا ہے عرب کی بابت الہامی کلام۔ عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے۔ اے ودانیوں کے قافلو! پانی لیکے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو! روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھکو یوں فرمایا۔ ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا

نے یوں فرمایا

یہ الہامی پیشگوئی جس کے مہر سے پر حرب کے بارے میں الہامی کلام لکھا ہے کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ لیکن کچھ تھوڑی سی تفصیل کر دی جاتی ہے۔

ددانی کون ہیں پیدائش باب ۲۵ کو مطالعہ فرمائیے۔

"اور ابراہیم نے ایک اور جورو کی جس کا نام قتورہ تھا۔ اور اس سے زمران اور لقیسان اور مدان اور اسباق اور سوخ پیدا ہوئے۔ اور لقیسان سے سبا اور ددان پیدا ہوئے۔" گویا ددان نام ہی حضرت ابراہیم کے پوتے لقیسان کے بیٹے سبا کے بھائی کا ود ان کی اولاد ملک یمن میں آباد ہوئی۔ اوس و خزرج کے قبائل انہی میں سے ہیں۔

قیدار۔ حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹے تھے۔ دیکھو باب ۲۵ آیت ۱۳

"اور یہ اسماعیل کے بیٹوں کے نام ہیں مطابق انکے ناموں اور نسبوں کی فہرست اسمٰعیل کا پلوٹھا نبیت[۱] (نبایرث) اور قیدار[۲] ادبئیل[۳]۔ مبسام[۴]۔ مسماع[۵]۔ دومہ[۶] مسّا[۷] (مسا) حدر[۸]۔ تیما[۹]۔ اطور[۱۰] (یطور) نفیس[۱۱] (نافلیش) قدمہ[۱۲]

قیدار حضرت اسمٰعیل کے ولیعہد تھے۔ لفظ قیدار کے معنے صاحب الابل ہیں۔ یہ حجاز میں آباد ہوئے۔ اور یہی تمام قبائل کا مرکز تھے۔ اسلئے انکا نام لیا۔"

اب جنگ بدر کے واقعات کو سامنے رکھیئے۔ اور پھر اس پیشگوئی کو پڑھیئے۔ بالکل اس پر صادق آتی ہے۔ وہ سپہ سالار ابوجہل جیسے قیدار کی حشمت کہنا زیبا ہوگا۔ اور جو بڑے دعوی سے کہتا تھا۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ کہ اے اللہ اگر یہ وہی حق ہے تیری جناب سے تو پھر آسمان سے ہم پر پتھر برسایا۔ یا کوئی عذاب دکھ دینے والا۔

---

[۱] یہ بیٹا تہامہ میں آباد ہوا تھا۔ ۱۲۔ [۵] اسکی اولاد عقب مدینہ میں آباد ہوئی تھی۔

اسکے جواب میں ارشاد ہوتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ ؕ کہ جب تک تو ان میں ہے۔ انکو اللہ تعالٰے عذاب نہیں دیگا۔

پھر جب کفار نے سوال شروع کئے۔ کہ یہ وعدہ کب ہوگا۔ تو انہیں بتایا گیا۔ کہ تمہاری پیٹھ پیچھے پہنچ چکی ہے وہ چیز جس کے لیئے تم جلدی کرتے ہو مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؕ یعنے جس طرح ایک سوار دوسرے کے پیچھے بیٹھا ہوتا ہے اسی طرح نبی کریم صلعم کے ہجرت کے بعد عذاب آئیگا۔ اور پھر اس عذاب کی نوعیت بھی بتا دی کہ وہ جنگ ہوگی چنانچہ فرمایا۔ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۔ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۔ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ (انعام ع۱۴) ترجمہ اللہ قادر ہے۔ کہ تم پر عذاب بھیجدے اوپر سے یا تمہارے پاؤں ہی سے یا انہیں پہنا دی اختلاف اور بعض کو چکھا دی لڑائی بعض کی دیکھ ہم کس طرح پھیر پھیر کر نشان لاتے ہیں۔ تاکہ یہ سمجھیں اور تیری قوم اس بابے میں تجھے جھٹلاتی ہے۔ حالانکہ یہ وہی حق ہے۔ تو کہدے کہ میں کوئی تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لئے وقت مقرر ہے۔ عنقریب تم جان لوگے۔

پھر اس عنقریب کو سبا۲۲ ع۳ میں بالکل واضح کر دیا۔ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ؕ اور کہتے ہیں۔ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو۔ کہدے تمہارے لئے ایکسال کی میعاد ہے۔ اس سے پیچھے نہیں کر سکتے۔ آگے بھی نہیں لاسکتے) نبی کریم صلعم سنہ ۶۲۲ء میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور سنہ ۶۲۳ء میں غزوہ بدر ہوا جس

میں بڑے بڑے رؤسا و عمائد قریش مارے گئے۔ اور قیدار کی ساری حشمت جاتی رہی بجز اسکے کوئی ایسا واقعہ تاریخ عالم میں پیش نہیں کیا جا سکتا جس میں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔ اور پھر جنگ بھی ہوئی ہو۔ اور عربی ننگی تلوار اور کھچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہوں۔ اور پھر قیدار اور تیر اندازوں کی حشمت جاتی رہی ہو تیر انداز کا اطلاق بھی نبی اسماعیل ہی پر ہوسکتا ہے پیدائش ۲۱ آیت ۱۴-۲۰ میں ہے۔ اسمٰعیل بیابان میں رہا کیا۔ اور تیر انداز ہو گیا۔ اور حدیث میں ہو دیکھو بخاری باب قول اللہ عزوجل واذکر فی الکتب اسماعیل عن سلمۃ ابن الاکوع قال مر رسول اللہ صلعم علی نفر من اسلم ینتضلون فقال رسول اللہ صلعم ارموا بنی اسمٰعیل فان اباکم کان رامیا۔ تیر اندازی کرو بنی اسمٰعیل کیونکہ تمہارا باپ تیر انداز تھا قرآن مجید میں اس غزوہ کو نشان ٹھہرایا گیا ہو جیسا کہ فرمایا قَدْ کَانَ لَکُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا (آل عمران) ایک عظیم الشان نشان ان دو گروہوں کی مٹ بھیڑ میں ہے۔ اور پھر مسلمانوں کو یاد دلایا۔ وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ (آل عمران)

پھر اسی کتاب یسعیاہ میں اور پیشگوئیاں ہیں جن سے اسکی تائید ہوتی ہے۔ دیکھو یسعیاہ باب ۶۰ "اٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی۔ اور خداوند کے جلال نے تجھ پر طلوع کیا ہے کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائیگی۔ اور تاریکی قوموں پر لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا۔ اور اس کا جلال تجھ پر نمود ہوگا۔ اور قومیں تیری روشنی میں اور شاہان تیرے طلوع کی تجلی میں چلینگے۔ اپنی آنکھیں اٹھا کر چاروں طرف نگاہ کر وہ سب کے سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہ تجھ پاس آتے ہیں تیرے بیٹے دور سے آئینگے۔ اور تیری بیٹیاں گود میں اٹھائی جائینگی۔ تب تو دیکھیگی اور روشن ہوگی ہاں تیرا دل اچھلیگا۔ اور کشادہ ہوگا۔ کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پھریگی۔ اور قوموں کی دولت تیرے پاس فراہم ہوگی۔

اونٹوں کی قطاریں اور مدیان اور عیفہ کی سانڈنیاں آکے تیرے گرد بیشمار ہونگی سب جو سبا

کے ہیں آئینگے۔ وہ سونا اور لبان لائینگے۔ اور خداوند کی تعریفوں کی بشارت سنائینگے۔ قیدار کی ساری بھیڑیں تیرے پاس جمع ہونگی۔ نبیت کے مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہونگے وہ منظوری کیواسطے میرے مذبح پر چڑھائے جائینگے۔ اور میں اپنی شوکت کے گھر کو بزرگی دونگا"۔

× × × اسکے بدلے کہ تو ترک کی گئی۔ اور تجھ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نے تیری طرف گذر بھی نہ کیا۔ میں تجھے شرافت دائمی اور پشت در پشت کے لوگوں کو سرور بناؤنگا۔ × × × آگے کو کبھی تیری سرزمین میں ظلم کی آواز نہ سنی جائیگی۔ اور نہ کہ تیری سرحدوں میں خرابی یا بربادی کی۔ تو اپنی دیواروں کا نام نجات اور اپنے دروازوں کا نام ستودگی رکھیگی × × تیرے لوگ سب کے سب راستباز ہونگے۔ وہ ابد تک سرزمین کے وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میرے ہاتھ کی کاریگری ٹھہرینگے۔ تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو۔ ایک چھوٹے سے ایک ہزار ہونگے۔ اور ایک حقیر سے ایک قوی گروہ ہوگی"۔

اس عبارت کو غور سے پڑھئے۔ اور دیکھئے۔ کہ وہی کعبہ وہی سرزمین جو مدت سے ترک کی گئی تھی۔ وہ مرجع خلایق بنگئی۔ ہر سال کسقدر حاجی جاتے ہیں۔ اسکا نظارہ اب بھی ہوسکتا ہے سب سے بڑھکر ظلم تو بت پرستی ہے۔ وہ اس حجاز سے ایسا اٹھایا گیا ہے۔ کہ فرما دیا ومایبدی الباطل ومایعید اور نبی کریم نے فرما دیا۔ کہ شیطان اب اس بات سے مایوس ہوگیا ہے۔ کہ جزیرہ عرب میں پھر پوجا جاوے۔ وہ بیت۔ بیت المحرم کہلاتا ہے۔ حرم آمن ہے اب اسکی سرحدوں میں بربادی یا خرابی کا نام ونشان نہیں۔ خدا نے اس شوکت کے گھر کو بزرگی دی تمام مذاہب کے معابد مٹ گئے۔ یا دوسری قوموں کی حکومت کے ماتحت ہیں۔ مگر اس شوکت کے گھر کے وارث ابتک وہی راستباز ہیں۔ اور ابد تک رہینگے۔ یہ ایک زندہ نشان ہے۔ وہ ایک ٹہنی کی مانند لگائے گئے۔ آخر ایک عظیم الشان درخت بنگئے۔ وہ ایک سے ایکہزار ہوئے۔ حقیر سے قوی ہوگئے۔ قرآن شریف اسکی طرف اشارہ فرماتا ہے۔ وَاذْکُرُوْا اِذْ کُنتُم

قلیلاً فکثرکم۔ یاد کرو جب تم تھوڑے تھے۔ میں نے تمہیں بہت کیا۔ پھر یہی وہ مقام ہے جس میں اب تک قربانیاں کیجاتی ہیں۔ اور منظوری کے واسطے مذبح پر چڑھائی جاتی ہیں۔ اور یہیں وہ قبائل جو نہ عیسائی ہوئے نہ یہودی اور جن کے مورث اعلیٰ مدیان اور عیفہ تھے (دیکھو پیدائش باب ۲۵ آیت ۱۔ ۴ اور ابراہیم نے ایک جورو کی جس کا نام قتورہ تھا۔ اس سے زمران اور یقسان مدان اور مدیان اور اسباق اور سوخ پیدا ہوئے۔ اور یقسان سے سبا اور ددان پیدا ہوئے × اور مدیان کے فرزند عیفہ اور غفر × × × آیت ۱۳ میں ہے اسماعیل کا پلوٹھا بنیت) سانڈنیاں لیکر آئے۔ اور یہیں سبا ملک یمن سے حضرت علیؓ خراج وصول کر کے موسم حج میں نبی کریمؐ کے حضور لائے۔ اور سونے کا ڈھیر۔ لگ گیا۔ قوموں کی دولت جمع ہو گئی۔ اور اس شرک کی تاریکی میں ایسا نور چمکا۔ کہ اب تک اس سے ایک عالم منور ہے۔ اسی نور کا ایک پرتو قادیان کی مقدس سرزمین پر پڑا جس کی روشنی نے چودھویں کے چاند کی مانند تیرہ سو سال بعد پھر تمام جہان کو روشن کر دیا۔

یسعیاہ باب ۴۲ میں ہے

"دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ وہ قوموں کے درمیان عدالت جاری کرائیگا × × ×

× × × × × × × × ۱۰ × × × × × × × ×

خداوند کے لیئے ایک نیا گیت گاؤ۔ اے تم جو سمندر پر گزرتے ہو۔ اور تم جو اس میں بستے ہو۔ اے بحری ممالک اور ان کے باشندو۔ تم زمین پر سرتاسر اسکی ستائیش کرو۔ بیابان اور اسکی بستیاں قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے۔ سلع کے بسنے والے ایک گیت گائینگے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں گے وہ خداوند کا جلال ظاہر کرینگے۔ اور بحری ممالک میں اسکی ثناخوانی کرینگے۔ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اسکائیگا۔ وہ چلائیگا۔ ہاں وہ

جنگ کے لیئے بلائیگا۔ وہ اپنی دشمنوں پر بھاری کریگا۔"

(۱) وہ کلمہ جس سے ایک مسلمان مسلمان کہلاتا ہے۔ وہ یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اب اس سے صاف ظاہر ہے کہ عبدہٗ یعنی اسکا عبد حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو فرمایا گیا ہے حضرت مسیح کو تو اللہ کا بندہ کہنا عیسائی کفر سمجھتے ہیں۔ وہ تو اسے خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ بلکہ خدا کہتے ہیں۔ بندہ کیسا پس یہ پیشگوئی حضرت محمد رسول اللہ پر صادق آتی ہے۔

(۲) جنہیں خدا نے برگزیدہ کیا۔ حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے نام سے مشہور کیا اپنی رضامندی کا سرٹیفکیٹ نہ صرف انہیں بلکہ انکے پیروؤنکو دیا چنانچہ فرمایا۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور فرمایا اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ اور فرمایا وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

(۳) آپ پر خدا کی روح رکھی گئی۔ یعنی آپ پر کلام الٰہی کا نزول ہوا فرماتا ہے فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ (الف) (ب) وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ

(۴) اس نے تمام قوموں کے درمیان عدالت جاری کی اور صاف ارشاد ہوا۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ[النساء ۵] ہم نے تیری طرف کتاب اتاری۔ تاکہ لوگوں کے درمیان حق حق جو کچھ دکھائے۔ اسکے مطابق عدالت جاری کرے۔ اور فرمایا

(۵) یہ نیا گیت تھا جو خدا کے لئے گایا گیا۔ فرماتا ہے وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (الف) (ب) وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ط یہ کتاب ہے۔ جو

ہمنے اتاری مبارک پس اسکی پیروی کرو۔ اور تقوٰی کرو۔ تاکہ رحم کئے جاؤ۔ یہ نہ کہنا کہ ہم سے پہلے دو گروہوں پر کتاب اتری۔ اور ہم اسکے درس سے غافل تھے۔ (ج) سورۃ الشعراء کے ابتدا میں تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ فرماکر ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ۔ یہاں قرآن مجید کو محدث (نیا گیت) فرمایا۔ ایسا ہی سورۃ انبیاء کے ابتدا میں فرمایا۔ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ۔

(۶ و ۷) یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ کہ بیابانوں بستیوں قیدار کے دیہات سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگی۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہِ کا نعرہ بلند ہوا۔ اور وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا میں بتادیا کہ اس آدم توحید کی اولاد یعنی صحابہ عنقریب سمندروں میں سفر کرکے اعلان توحید پھیلانے والی ہے چنانچہ بھر پہنچنے والے سندھ چین تک پہنچے۔ مصر تک ملک فتح کیا۔

(۸) سلع (جو مدینہ کی پہاڑی کا نام ہے) کے رہنے والوں نے خوشی کے ترانے بجائے انھوں نے خدا کا جلال ظاہر کیا۔ یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ کہ میں اسکی زیادہ تشریح کروں اسی سلع سے ایک لشکر تیار ہوکر آیا۔ جس نے مکہ کے بت توڑے۔ اور تورات کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور خدا کے اس کلام کی تصدیق ہوئی۔

مَیں خداوند نے تجھے صداقت کے لیئے بلایا۔ میں ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا۔ اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لیئے تجھے دونگا۔ کہ تو اندھوں کی آنکھیں کھولے۔ اور بند ہوؤں کو قید سے نکالے۔ اور انکو جو اندھیرے میں بیٹھے ہیں۔ قید خانے سے چھڑائے۔ اور یہوداہ میں ہوں۔ یہ میرا نام ہے۔ اور اپنی شوکت

دوسرے کو نہ دونگا۔ اور وہ ستائش جو میرے لئے ہوتی کھودی ہوئی مورتوں کیلئے ہونے نہ دونگا۔"

ذرا وہ نظارہ یاد کیجئے جب کھدی ہوئی مورتیں توڑی جاتی تھیں۔ اور اللہ اکبر و للہ الحمد یعنی خدا کی ستائش کے نعرے بلند ہوتے تھے۔ اندھوں کو آنکھیں دیجاتی تھیں۔ اسیروں کو رہائی دی جاتی جو وہ نبی کا کام تھا چنانچہ اس مضمون کے ابتدا میں وہ آیت نقل کر چکا ہوں جس میں فرمایا۔ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ۔ اسکا ترجمہ تورات کے الفاظ میں بھی ہے۔ بندھوں کو قید سے نکالے (بوجھ اتارے) اور قید خانے سے چھڑائے۔ اور اندھیرے سے نکالنے کے لئے فرمایا۔ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (الطلاق)

باقی رہا اس بات کا ثبوت کہ سلع مدینہ کے قریب پہاڑی کا نام ہے۔ اسکے لئے وہ حدیث پڑھئے جس میں کعب کے جنگ سے پیچھے رہ جانے اور پھر اسکے توبہ قبول ہونیکا ذکر ہے جب کہ ایک دوست نے سلع پہاڑی پر چڑھ کر آواز دی کہ کعب کو مبارک اس کی توبہ قبول ہوگئی۔

دوم۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا شعر ہے۔

امسی الفتی عمرو بن عبد ثاویا ✤ بجنوب سلع تارة لم يبيطر

ترجمہ۔ نوجوان عمرو بن عبد سلع کے جنوب میں کہ کبھی اس نے اکڑبازی نہیں کی امن میں بیٹھے والا ہو گیا

سوم۔ طبری نے جنگ خندق کے بیان میں لکھا ہے۔ وخرج رسول اللہ صلعم والمسلمون حتی جعلوا ظهورهم الی سلع نکلے رسول اللہ صلعم اور مسلمان یہاں تک کہ اپنی پیٹھیں سلع کی طرف کرلیں۔

(۹۰) صرف یہی ایک رسول تھا (محمد صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ) جس نے حضرت موسیٰ کے بعد جنگ کی طرف بلایا۔ اور دشمنوں پر بھاری ہوا۔ ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ

فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ کیا ہو گیا تمہیں کہ نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں (۲) وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا۔ لڑو ان سے اللہ کی راہ میں جو تم سے لڑائی کرتے ہیں۔ اور زیادتی نہ کرو۔ وَقَاتِلُوْا حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ۔ (۳) کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ وَھُوَ کُرْہٌ لَّکُمْ۔ تم پر جنگ فرض کی گئی۔ اور وہ تمہارے لیئے جان جوکھوں کا کام ہے۔ دشمنوں پر بھاری کرنا اسی کے مطابق ہے یہ آیت یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ (ب) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً۔ اے نبی ان کفار اور ان منافقین سے جہاد کر۔ ان پر بھاری ہو۔ اے مومنوں آس پاس کے جنگی کفار سے لڑو۔ اور وہ تمہیں بھاری پائیں

غرض اے معزز ناظرین تورات تو از سرتا پا نبی کریم کی پیشگوئیوں سے بھرپور ہے میں نے صرف ایک پیشگوئی کا ذکر کیا۔ اسی یسعیاہ نبی کی کتاب میں اس نبی کے نزول کے مقام اور اسکی برکات کا ذکر ہے چنانچہ باب ۴۱ میں فرماتا ہے۔

"میں ٹیلوں پر نہریں اور وادیوں میں چشمے کھولونگا میں صحرا کو تالاب اور سوکھی زمین کو پانی کی نہریں کرونگا × × میں صحرا میں سرو اور صنوبر اور کھیر کے درخت اکٹھے لگاؤنگا۔ تاکہ وہ سب دیکھیں اور جانیں اور غور کریں اور سمجھیں کہ خداوند ہی کے ہاتھ نے یہ بنایا"

شاید اسی پیشگوئی کی بنا پر کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْبُوْعًا اَوْ تَکُوْنَ لَکَ جَنَّۃٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْھٰرَ خِلٰلَھَا تَفْجِیْرًا (بنی اسرائیل ع ۱۰) اور پھر یسعیاہ ۵۴ باب میں ہے۔

"اے بانجھ تو جو نہیں جنتی تھی۔ خوشی سے للکار۔ تو جو حاملہ نہ ہوتی تھی وجد کرکے گا اور خوشی سے چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی

اولاد سے زیادہ ہو۔ اپنے خیمے کے مقام کو بڑھادے۔ ہاں اپنے مسکنوں کے پردے پھیلا۔ دریغ مت کر۔ اپنی ڈوریاں لمبی اور اپنی میخیں مضبوط کر۔ اسلیئے کہ تو دہنے اور بائیں طرف بڑھیگی۔ اور تیری نسل قوموں کی وارث ہوگی۔ اور اجاڑ شہروں کو بسائیگی × × اپنی بیوگی کا عار پھر یاد نہ کریگی۔ کیونکہ تیرا خالق شوہر ہے۔ اسکا نام رب الافواج ہے۔ اور تیرا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس ہے۔ وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا × × × پر اب میں ابدی عنایت سے تجھ پر رحم کرونگا × × × ×

اب مینے قسم کھائی۔ کہ میں تجھ سے کبھی آزردہ نہ ہونگا۔ اور تجھ کو نہ گھرکونگا۔ پہاڑ تو جاتے رہیں۔ اور کوہ ٹلجائیں۔ پر میری مہربانی جو تجھ پر ہے۔ کبھی غائب نہ ہوگی۔ میری صلح کا عہد جنبش نہ کریگا × × دیکھ کہ میں تیرے پتھر و بجو سرمے میں لگاؤنگا۔ اور تیری بنیاد نیلموں سے ڈالونگا۔ میں تیری فصیلوں کو لعلوں سے اور تیرے پھاٹکوں کو چمکتے ہوئے جواہر سے اور تیرا سارا احاطہ بیش قیمت پتھروں سے بناؤنگا۔ اور تیرے سب فرزند خداوند کریم سے تعلیم پائینگے۔ اور تیرے فرزندوں کی سلامتی کامل ہوگی۔ اور تو راستبازی سے پائدار ہو جائیگی"

بانجھ بنی اسمٰعیل کی قوم تھی جس میں کوئی نبی نہ تھا۔ خدا نے ایک نبی مبعوث فرمایا۔ اور وہ نبی محمد رسول اللہ صلعم ہے۔ اسکے فیض یافتوں کی تعداد یہودیوں سے بڑھادی۔ اور امت محمدیہ کو انعام و اکرام سے سرفراز فرمایا خیمے اور مقام وسیع کرنے پڑے۔ کئی اجڑے ہوئے شہر آباد ہو گئے بر خلاف اسکے یہودیوں پر ذلت و مسکنت لیس دی گئی۔ انکے شہر ویران ہو گئے۔ بلکہ جلا وطن کر دیئے گئے۔ ان سے نبوت اور سلطنت چھین لی گئی۔ اور امت محمدیہ کو دونوں نعمتیں ملیں۔ اکملت لکم دینکم اور رضیت لکم الاسلام دینا سے اسکے فرزندوں کی سلامتی کامل ہوئی۔ اور راستبازی پائدار۔ ابدی شریعت قرآن مجید کی معرفت دی گئی۔ اور وہ پیغام جو پہلے ایک خاص قوم کے لیئے ہوتا تھا۔ ساری دنیا کے لیئے ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل

کا خدا ساری دنیا کا خدا کہلایا۔ خانہ خدا اور روضہ نبوی میں نیلموں پتھروں اور چمکتے ہوئے جواہروں کی وہ بیشی ہوئی۔ کہ تورات کے الفاظ صادق آئیں۔ کفار جو بار بار کہتے تھے اَوْ یَکُوْنَ لَکَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ ان کو ماننا پڑا۔ کہ یہ نشان بھی پورا ہو گیا۔

اگر کوئی ان نشانوں کے ساتھ "وہ نبی" کو نہیں پہچان سکتا۔ تو باب ۵ آیت ۱۰ سے پڑھکر دیکھئے۔

"میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے"

اخیر میں وہ محمدیم لکھا ہے۔ عبرانی میں یہ لفظ قائم ہے۔ مگر اردو ترجموں میں اسکو بدلا کر عشق انگیز کر دیا گیا ہے۔ یم اب کے لیئے جمع کا صیغہ ہے۔ غرض تورات میں نہ صرف مقام ظہور مکہ کا ذکر ہے بلکہ وہ نبی کا نام بھی دیدیا ہے۔ اور سارا حلیہ بھی مبارک وے جو اس پر ایمان لا کر جنت النعیم کے وارث ہوں۔ اور خدا تعالےٰ سے دوہرے اجر پائیں۔

اس کے بعد میں آپ صاحبان کو انجیل کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ کہ اس میں "وہ نبی" کا ذکر ہے۔ جیسا کہ یوحنا باب ا میں سے میں نے نقل کیا۔ مسیح بھی اپنے جانے کے وقت قوم کو یہی بشارت دیتا ہے بلکہ اپنے جانیکی علت غائی یہی ٹھہراتا ہے۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔ دیکھو یوحنا باب ۱۶

"لیکن میں اب اس پاس جس نے مجھے بھیجا جاتا ہوں * * * میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیئے میرا جانا ہی فائدہ ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں۔ تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آئیگا۔ پر اگر میں جاؤں۔ تو میں اسے تم پاس بھیجدونگا۔ اور وہ آنکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا۔ گناہ سے اسلیئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے۔ اور راستی سے اسلیئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں۔ اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت سے اسلیئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں۔ کہ میں تمہیں کہوں۔ پر اب تم ان کی

برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے۔ تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائیگی۔ اسلیئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی۔ لیکن جو کچھ سنیگی سو کہیگی۔ اور تمہیں آئیندہ کی خبریں دیگی۔ وہ میری بزرگی کریگی۔ اسلیئے کہ وہ میری چیزوں سے پائیگی۔ اور تمہیں دکھائیگی۔ سب چیزیں جو باپ کی ہیں میری ہیں۔ اسلیئے مینے کہا۔ کہ وہ میری چیزوں سے لیگی اور تمہیں دکھائیگی"

اس الہامی عبارت کی تشریح بہت سے اوراق چاہتی ہے۔ اسلئے اسے کسی دوسرے موقعے کے لیئے چھوڑتا ہوں۔ یہاں صرف اتنا جتانا چاہتا ہوں۔ کہ مسیح نے کسی دوسرے تسلی دینے والے روح حق کی پیشگوئی کی۔ اور یہ کہا۔ کہ وہ ساری سچائی کی راہ بتائیگا۔ اور جن باتوں کی ابھی برداشت نہیں۔ وہ سنائیگا۔ اور پھر جو کہیگا۔ وہ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے وہ میری تطہیر کریگا۔ وہ گنہگاروں پر سزا کا حکم بھی کریگا۔

عیسائی کہتے ہیں۔ کہ مسیح کے بعد روح القدس حواریوں پر نازل ہوئی۔ اور پیشگوئی پوری ہوئی۔ مگر یہ نہیں بتا سکتے۔ کہ آیا مسیح کیوقت روح القدس نہ تھی۔ اور پھر اس روح نے نئی بات کیا سکھائی۔ جس کی مسیح کیوقت برداشت نہ تھی۔ اور پھر اس نے کب سزا کا حکم جاری کیا۔ یہ پیشگوئی تو حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پوری ہوتی ہے۔ انہی کے شان میں آیا۔ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ اور فرمایا نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ اور جَاءَ الْحَقُّ (روح القدس نے اس حق کو اتارا اور وہ روح الحق آگئی) اور آپ نے مسیح کی بزرگی کی۔ اسکے منکروں پر سزا کا حکم جاری کیا سرور کائنات اس جہان کے سردار کہلائے

اگر یہ آپ نہیں مانتے۔ تو میں آپکو مکاشفات کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس میں مسیح کے بعد ہونیوالے واقعات کے نظارے دکھلائے گئے ہیں۔

مکاشفہ ۱۹ باب آیت ۱۱

پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا۔ اور دیکھو کہ ایک نقرئی گھوڑا۔ اور اسکا سوار امانتدار اور سچا کہلاتا ہے۔ اور وہ راستی سے عدالت کرتا ہے۔ اور لڑتا ہے۔ اور اُس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند اور اسکے سر پر بہت سے تاج اور اسکا ایک نام لکھا ہوا ہے۔ جسے اسکے سوا کسی نے نہ جانا۔ اور خون میں ڈوبا ہوا لباس وہ پہنے تھا اور اسکا نام کلام خدا ہے۔ اور وہ فوجیں جو آسمان میں صاف اور سفید اور کتانی لباس پہنے ہوئے نقرئی گھوڑوں پر اسکے پیچھے ہولیں۔ اور اسکے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے۔ کہ وہ اس سے قوموں کو مارے۔ اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکمرانی کریگا۔ اور وہ خود قادر مطلق خدا کے قہر وغضب کی مے کے کولھو میں روندتا ہے۔ اور اسکے لباس اور اسکی ران پر یہ نام لکھا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند۔ پھر میں نے ایک فرشتے کو سورج میں کھڑا دیکھا۔ اور اس نے بلند آواز سے پکارا۔ اور تمام پرندوں سے جو آسمان کے بیچوں بیچ اڑتے ہیں۔ یہ کہا آؤ۔ اور بزرگ خدا کے جشن میں جمع ہو۔ تاکہ تم بادشاہوں کا گوشت × × اور گھوڑوں اور انکے سواروں × × × کا گوشت کھاؤ۔

اسکے بعد جھوٹے نبی اور درندے کے پکڑے جانیکا ذکر ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ "اُس نے اس اژدہے کو جو پرانا سانپ ہے یعنی ابلیس اور شیطان کو پکڑا۔ اور ہزار برس تک جکڑ رکھا"

پھر لکھا ہے۔

"جب ہزار سال ہو چکینگے۔ شیطان اپنی قید سے چھوڑ یگا۔ اور نکلیگا۔ تاکہ ان قوموں کو جو زمین کے چاروں کونوں میں ہیں یعنی جوج و ماجوج کو فریب دے"

اس مکاشفہ کو نظر غایر سے پڑھیں۔ تو بالکل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتا ہو اسکے سوا اور کون ہوسکتا ہے۔ مسیح تو گزر چکا تھا۔ اور یہ اسکے بعد پیش آنیوالے واقعات

کا نظارہ تھا۔ جو یوحنا فقیہ کو دکھایا گیا۔

(۱) آسمان کے کھولے جانے سے مراد وحی الٰہی کا نزول ہے۔ سورہ انبیاء رکوع ۳ میں ہے۔ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ

سماء کہتے ہیں۔ اوپر کی چیز کو اور بادل کو دیکھو قاموس کل ما ارتفع اور آیت انزلنا من السماء ماءً رتق کہتے ہیں۔ بند کو اور فتق پھاڑنے کو دیکھو قاموس فتقہ شقہ والرتق ضد ہٗ۔

مطلب یہ ہوا۔ کہ کافر اس نظارے پر غور نہیں کرتے۔ کہ بادل اور زمین دونو بند ہوتے ہیں۔ نہ اوپر سے مینہ آتا ہے۔ نہ زمین کچھ اگاتی ہے۔ کہ یکدم رحمت الٰہی ان دونو کو کھول دیتی ہے اور پانی سے ہر چیز زندہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر ایک وقت ایسا آتا ہے۔ کہ نہ آسمان سے کوئی خبر آتی ہے۔ نہ زمین میں کوئی روحانیت رہتی ہے پھر وحی نازل ہوتی ہے

(۲) نقرئی گھوڑی کا سوار ہمارا قافلہ سالار احمد مختار ہے۔ سفر السعادۃ میں سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی ایک نقرئی گھوڑی تھی۔ مسیح بیچارہ تو گدھی پر سوار ہوتا تھا۔

(۳) امین او صادق آپکا لقب تھا۔ جب خانہ کعبہ کی بنیاد رکھنے کے متعلق جھگڑا ہوا اور پھر یہ فیصلہ کہ جو پہلے آئے۔ اسکا ساختہ پرداختہ منظور۔ تو ناگاہ نبی کریم صلعم آ گئے بے لخیا پکار اٹھے۔ ھٰذا الامین رضینا۔ قبل از دعویٰ نبوت سب آپکو امین پکارتے تھے یہ ایسی بات ہے جس کا دوست دشمن کو اقرار ہے۔

(۴) وہی راستی سے عدالت کرتا تھا۔ اسی نے تمام قوموں میں عدل کا حکم جاری کیا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ میں تم میں راستی سے عدالت کرنے پر مامور ہوں۔ اور اسی پر جنگ کی آیات نازل ہوئیں۔

(۵) آپ کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند تھیں جس سے آپکے جلالی رنگ کے ظہور کا

بتادیا گیا ہے۔ یوں بھی حلیوں میں آپکی آنکھیں سرخی مائل لکھی ہیں۔

(۶) بہت سے تاجوں سے مراد بہت سی سلطنتوں پر محمدی جھنڈا لہرانے کی خبر دی ہے جس کا ایک دنیا کو اقرار ہے۔ اور یوں بھی دربار الٰہی سے جو خطاب آپکو دیئے گئے۔ ان میں سے ہر ایک بمنزلہ ایک تاج کے ہے۔ ایک ہی آیت ملاحظہ ہو۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ (الاحزاب ع)

(۷) خون میں ڈوبا ہوا لباس جس کا ذکر یسعیاہ باب ۶۳ میں بھی ہے

"یہ کون ہے۔ جو ادوم سے اور خوب سرخ پوشاک پہنے ہوئے بصرہ سے آتا ہے × ×

کس لئے تیری پوشاک سرخ ہے"۔

یہ فقرہ پڑھکر مجھے طائف کا واقعہ یاد آگیا۔ جب خدا کا مرسل خدا کا نبی خدا کا برگزیدہ طائف کے شریروں سے اذیت پاکر لہولہان خون میں ڈوبا ہوا واپس آرہا تھا۔ اور یوں تو یہ اشارہ ہر جنگ کی طرف یعنے اسے بہت سے جنگ کرنے پڑینگے۔ جیسا کہ تمام تاریخیں اسپر گواہی دیتی ہیں۔ جنگ احد میں آپ کا لباس خون سے ڈوب گیا۔

(۸) آپ کو خدا نے الحق وہ موعود روح حق فرمایا۔ آپ کے کلام کو وحی قرار دیا

(۹) ملائکہ فوج در فوج آپ کی امداد کو نازل ہوتے تھے۔ اور احادیث میں آیا ہے کہ بعض نے انکو دیکھا۔ کہ سفید لباس اور سفید گھوڑوں پر سوار (جیسا کہ مکاشفہ میں ہے) جنگ میں مدد دے رہے ہیں۔ قرآن شریف میں آیا۔ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّكْفِیَكُمْ اَنْ یُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُنْزَلِیْنَ بَلٰۤى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُسَوِّمِیْنَ۔ جب تو مومنوں سے کہہ رہا تھا۔ کیا کافی نہیں تمہارے رب کی مدد تین ہزار فرشتے کیوں نہیں اگر صبر سے کام لو اور تقویٰ اختیار کرو تو پانچہزار لیس شدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کریگا۔ دوسرے مقام پر فرمایا فَاِنَّ اللّٰهَ

هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ

(۱۳) تیز تلوار سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ جو تمام قوموں پر چل گئی۔ وہ کلام ہدایت التیام اب بھی جو سعید پڑھتے ہیں۔ کشتہ آن محمد ہو جاتے ہیں۔ لوہے کے عصا سے آپ نے اور صرف آپ ہی نے حکومت کی۔ زبور نمبر ۲ میں ہے۔

"مجھ سے مانگ۔ کہ میں تجھے قوموں کا وارث کر دونگا۔ اور زمین سراسر تیرے قبضے میں کر دونگا۔ تو لوہے کے عصا سے انہیں توڑیگا۔ کمہار کے برتن کی مانند تو انہیں چکنا چور کر دیگا۔"

بڑی بڑی سلطنتیں تھیں۔ بڑے بڑے جابر دروسا تھے۔ آپ کے لوہے کے عصا نے انہیں برتن کی طرح توڑ کر رکھدیا۔ هلك كسرىٰ فلا كسرىٰ بعده هلك قيصر فلا قيصر بعده خدا کے قہر کے کولھو میں سب بجبر مونچوروند دیا گیا۔ کوئی اف بھی تو نہ کر سکا۔

(۱۴) وہ بادشاہوں کا بادشاہ کہلایا۔ اب بھی اس مقدس نبی کا نام لینے پر سلطان شاہان زمن تخت سے اتر آتے ہیں۔ وہ خداوندوں کا خداوند یعنی کئی آقاؤں کا آقا ہے۔

(۱۵) فاتح قوموں کے ساتھ پرندوں کا تعلق ہے۔ وہ انکے قتل کئے ہوئے دشمنوں کی لاشیں کھاتے ہیں۔ قرآن مجید میں کئی جگہ اسکا ذکر ہے بمجرد پیدائش نبی کریم اصحاب الفیل کی لاشوں کو انہی پرندوں نے پتھروں پر مار مار کر کھایا۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ پھر ارشاد ہوا۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ کیا وہ دیکھتے نہیں۔ کہ پرندے انکے اوپر بازو پھیلاتے اور سکیڑتے ہیں یعنے منڈلا رہے ہیں۔ رحمٰن نے انکو روک رکھا ہے۔ ایک وقت آتا ہے۔ کہ دشمنان محمد کی لاشیں نوچ نوچ کر کھائینگے چنانچہ انھوں نے گھوڑوں اور سواروں کا گوشت کھایا۔

(۱۶) ہزار سال کے بعد جوج ماجوج نے قسطنطنیہ کی طرف خروج کیا پھر تمام عالم میں

پھیل گئے۔ اسکے بعد آپ یوحنا باب ۳ ملاحظ فرمالیں۔

"میں اسے جو غالب ہوتا ہے۔ اپنے خدا کی ہیکل کا ستون بناؤنگا۔ اور وہ پھر کبھی باہر نہ نکلیگا۔ اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی نئی یروشلم کا نام جو میرے خدا کے حضور آسمان سے اترتی ہے۔ اور اپنا نیا نام اسپر لکھونگا۔ جس کے کان ہیں سنے۔ کہ روح کلیساؤں سے کیا کہتی ہے۔"

میں خدا کے فضل سے اسکی تفسیر کرتا ہوں یعنی خدا کا کلام کلیساؤں کو یہ کہتا ہے کہ میں اب بیت المقدّس (یروشلم) کا قبلہ بدل دونگا۔ اور اسکی بجائے نئی یروشلم یعنی خانہ کعبہ قائم کرونگا۔ اور اسکا نام آسمان سے اتریگا۔ کیا لطف دیتی ہے۔ اس آیت قرآنی کی تلاوت قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ (پ ۲ ع ۱) ہم دیکھتے ہیں بار بار آسمان کی طرف تیرا منہ اٹھانا ہم بدلائے دیتے ہیں۔ قبلہ جسے تو پسند کرے۔ پس جہاں کہیں تم ہو۔ اسی کو مرکز و قبلہ توجہ قرار دے لو اہل کتاب جانتے ہیں۔ کہ یہ انکے رب سے حق بات ہے۔ اور اللہ انکے کاموں سے غافل نہیں۔

۲۔ یہ نئی یروشلم کس کے لیئے قائم ہوئی۔ اسی کے لیئے جو كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اور هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دین حق دے کر تا سب دینوں پر غالب آئے) اور سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کی پیشگوئی کے مطابق سب پر غالب ہوا۔ اور وہ خدا کی ہیکل[1] (بیت اللہ) کا ستون قرار پایا۔ اسکا نام انشاء اللہ خانہ کعبہ

[1] ملاکی باب ۳ میں ہے۔ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجونگا۔ × × اور وہ خداوند جس کی تلاش میں تم ہو

سے کبھی باہر نہ نکلیگا۔ مگر بیت المقدس میں یسوع کا نام نہیں ہے۔ وہاں خدا نے اپنا نیا نام جو ابتک مشرک عیسائی نہیں بولتے۔ بلکہ عملی طور سے بھی اسکے منکر ہیں یعنی الرحمٰن پھیلا دیا۔ وَاِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمٰنُ یعنے جب انہیں کہا جائے۔ رحمٰن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں۔ رحمٰن کیا چیز عیسائی اگر رحمٰن مانیں۔ تو رحم بلا مبادلہ ماننا پڑیگا۔ اور انکے دین کی بنیاد (کفارہ) جڑھ سے اکھڑ جائے یہ سچ ہے وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كَافِرُونَ سبحان اللہ کیا صادق آئی یہ بات وہ نبی پر صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ

پھر یوحنا فقیہ کے مکاشفے کا چودھواں باب پڑھیئے۔

[1] پھر مینے نگاہ کی۔ اور دیکھو کہ برّہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا۔ اور اسکے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار[2] جن کے ماتھوں پر[3] اس کے باپ کا نام لکھا تھا۔ پھر مینے آسمان سے ایک آواز سنی۔ جو بہت پانیوں کے شور اور بڑے گرجنے کے آواز کی مانند تھی اور مینے بربط نوازوں کی آواز جو اپنی بربط بجاتے تھے سنی اور وہ تخت کے سامنے اور ان چاروں جانداروں اور بزرگوں کے آگے گویا نیا گیت گا رہے تھے[4]۔ اور کوئی ان ایک لاکھ چوالیس کے سوا جو زمین سے خریدے[5] گئے تھے اس گیت کو سیکھ نہ سکا۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو عورتوں کے ساتھ گندگی میں[6] نہ پڑے۔ کہ کنوارے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو برّے کے پیچھے جاتے ہیں۔ جہاں کہیں[7] وہ جاتے ہیں۔ یہ خدا اور برّے کے لئے پہلے پھل[8] کے آدمیوں سے مول لئے گئے ہیں۔ اور انکے منہ میں مکر نہ پایا گیا۔ کیونکہ وہ خدا کے تخت کے آگے بے عیب[9] ہیں۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۴۵۹۔) وہ اپنی ہیکل میں ناگہان آئیگا۔ دیکھو وہ یقیناً آئیگا رب الافواج فرماتا ہے پر اسکے آنے کے دن کون ٹھہر سکیگا۔ حضرت نبی کریم اپنی ہیکل خانہ کعبہ میں اپنی دعا اللھم اضرب علی آذانھم کے مطابق مدینہ سے مکہ میں ناگہاں وارد ہوئے۔ اور کوئی مقابلہ پر نہ آسکا۔ اور آپ بڑے طمطراق سے اس میں داخل ہوئے۔ مسیح بیچارے نے تو کوئی غلبہ نہ پایا۔ ۱۲

اور مینے ایک اور فرشتے کو انجیل ابدی[۱۰] لئے ہوئے دیکھا۔ کہ آسمان کے بیچوں بیچ اڑ رہا تھا۔ تاکہ زمین کے رہنے والوں اور سب قوموں[۱۱] اور فرقوں اور اہل زبان اور لوگونکو خوشخبری سنائے۔ اور اس نے بڑی آواز سے کہا خدا سے ڈرو۔ اور اسکا جلال ظاہر کیونکہ اسکی عدالت کی گھڑی آ ٹی۔ اور اسی[۱۲] کی پرستش کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کیے"۔

۱۔ عرفات کے میدان میں پہاڑی پر کون خطیب ہوا۔ صاف جواب ہے وہ نبی یعنے محمد رسول اللہ صلعم

۲۔ حج کیوقت اسی قدر جاں نثار آپ کے ساتھ تھے۔

۳۔ انکے ماتھوں سے نور خدا۔ نور توحید ہویدا تھا۔ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ان کے بشرے سے ظاہر تھا۔ کہ یہ خدا رب کی پرستار جماعت کے افراد ہیں

۴۔ اس شرک کی زمین میں لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ کا گیت یقیناً نیا گیت تھا۔

۵۔ انھوں نے اپنی جانوں کو بیچدیا تھا۔ اور وہ خریدے گئے تھے إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (التوبہ ع ۳-۱۱)

اللہ تعالٰے نے خرید لیا مومنوں سے انکی جانوں کو اور مالوں کو جنت کے بدلے میں۔

۶۔ واقع میں یہی لوگ تھے۔ جو حقیقی معنوں میں جنتی ستی تھے وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے۔ ولا یزنون کنوارے سے یہی مراد ہے۔ کہ عورتوں کے گند سے مبتلا نہ ہو یعنی ناجائز فعل نہ ہو۔ ورنہ یوں تو بقاء عالم اور ابقاء بنی نوع انسان نہ ہو کر اگر ایک لاکھ چوالیس ہزار ایسا آدمی ہو۔ اور میں یقین کرتا ہوں۔ کہ کوئی نبی ایسی مضر اور بیہودہ تعلیم نہیں دیتا۔

۷) سبحان اللہ صحابہ سے بڑھکر نبی کا تابع کون کہا جاسکتا ہے۔ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ النَّبِيَّ

لا مٹی بھی انہی کے لیے فرمایا۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔

واقع میں وہ پہلے پھل تھے۔ کہ ان کی شان میں آیا۔ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

(۹) وہ خدا کے حضور بے عیب نکلے۔ کہ سورہ فتح میں فرمایا۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ اللہ تعالےٰ نے ان مومنوں اور سنوار کے کام کرنے والوں کے لیئے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمادیا۔

(۱۰) یہ تو میں پیچھے حوالہ دے چکا۔ کہ یسوع مسیح کی انجیل ابدی نہ تھی جبھی تو اس نے کہا کہ "ابھی کچھ اور باتیں ہیں جن کی تمہیں برداشت نہیں۔ گویا یہ اقرار فرمایا۔ کہ انجیل نامکمل ہے۔ اسی لئے وہ ابدی بھی نہیں ہوسکتی۔ ہاں مگر روح حق جو اسکے بعد دی جانی تھی۔ وہ "ہمیشہ کے لیئے ہوگی" یعنی ابدی۔ کیونکہ اسکے لیئے صدا آئی۔ اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی۔ اسکے آگے کوئی رتبہ نہ تھا۔ کہ کچھ گنجائش رہتی۔ جبھی تو آپ کو خاتم النبیین کا لقب ملا۔ مکاشفہ باب ۵ میں اس ابدی انجیل کا ذکر ہے۔"

"اور میں نے اسکے دہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا۔ ایک کتاب دیکھی جو اندر اور باہر لکھی ہوئی اور سات مہروں سے بند تھی۔"

یہ سات مہریں الحمد کی سات آیتیں ہیں۔ اور مسیح کے بعد کسی کو کتاب دی گئی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

(۱۱ و ۱۲) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ۔ ہم نے تجھے سب کے سب آدمیوں کے لئے بھیجا۔ کی صدا آپ ہی نے سنی۔ اور آپ ہی نے دعویٰ کیا۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَہْتَدُوْنَ۔

معزز ناظرین! یہ ان آیات کا تمہ ہے۔ جو میں نے ابتدا مضمون میں لکھیں۔ وہی امی نبی (جسے اہل کتاب تورات و انجیل میں مکتوب دیکھتے ہیں۔ اور جس کے نشان میں آپ کو قرآن مجید سے مطابق کرکے دکھا چکا) فرماتا ہے۔ اور وہی فرماتا ہے جو اس مکاشفہ کے اخیر کی سطروں میں ۱۵۸:۷ کے تحت میں ہے۔ یعنی دنیا جہان کے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں جس کے لیئے آسمان و زمین کی مملکت ہے۔ اسکے سوا کسی کو معبود نہ جانو۔ وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ الغرض اسکے کلام پر ایمان لاؤ۔ اسکی متابعت کرو۔ تا ہدایت پاؤ۔ اور آیتیں بھی پیش کیجا سکتی ہیں جن میں فرمایا گیا ہے۔ کہ قیامت قریب ہے۔ خدا سے ڈرو۔ اسکا جلال ظاہر کرو۔ اور اسکی پرستش کرو جس نے آسمان و زمین پیدا کیئے۔ مگر میں انہی مقدس کلمات پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ خدا تعالےٰ اس درد دل سے لکھے ہوئے مضمون میں اثر پیدا کرے۔ اور اسے نافع الخلق بنائے۔ اور مجھے اپنی رضا کے مقام پر اٹھائے۔ اور اس امی نبی کے غلاموں کی غلامی نصیب کرے۔ اللّٰھم آمین اللّٰھم آمین

اس نبی کی شان

(از حضرت مسیح موعودؑ)

تیسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبت الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلہ پر پڑکر اسکو افروختہ کر دیتا ہے۔ اور اسکے تمام اجزا اور تمام رگ و ریشہ پر استیلا پکڑ کر اپنے وجود کا اتم اور اکمل مظہر اسکو بنا دیتا ہے۔ اور اس حالت میں آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو نہ صرف ایک چمک بخشتی ہے۔ بلکہ معاً اس چمک کے ساتھ تمام وجود بھڑک اٹھتا ہے اور اسکی لوئیں اور شعلے اردگرد کو روز روشن کی طرح روشن کر دیتے ہیں۔ اور کسی قسم کی تاریکی باقی نہیں

رہتی۔ اور پورے طور پر اور تمام صفات کاملہ کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ ہو جاتا ہے۔ اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکو روح امین کے نام سے بولتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہر ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے۔ اور ہر ایک غبار سے خالی ہے۔ اور اسکا نام شدید القویٰ۔ کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں۔ اور اسکا نام ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے۔ کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے۔ اور اسکو رأے مارأے کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کیفیت کا اندازہ تمام مخلوقات کے قیاس اور گمان اور وہم سے باہر ہے۔ اور یہ کیفیت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے۔ جو انسان کامل ہے۔ جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہے۔ اور دایرہ استعدادات بشریہ کمال کو پہنچا ہے۔ اور وہ درحقیقت پیدائش الٰہی کے خط ممتد کی اعلیٰ طرف کا آخری نقطہ ہے۔ جو ارتفاع کے تمام مراتب کا انتہا ہے۔ حکمت الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے۔ جسکا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلّم جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ نہایت تعریف کیا گیا یعنی کمالات تامہ کا مظہر۔ سو جیسا کہ فطرت کی رُو سے اس نبی کا اعلیٰ و ارفع مقام تھا۔ ایسا خارجی طور پر بھی اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اسکو عطا ہوا اور اعلیٰ و ارفع مقام محبت کا ملا۔ یہ وہ مقام عالی ہے۔ کہ میں اور مسیح دونوں اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔ اسکا نام مقام جمع اور مقام وحدت تامہ ہے۔

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم ❊ آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

زاں نمط شد محو دلبر کز کمالِ اتحاد ❊ پیکر او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم

بوئے محبوبِ حقیقی میدمد زاں روئے پاک ❊ ذاتِ حقانی صفاتش مظہرِ ذاتِ قدیم

گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال ❊ چوں دلِ احمد نمے بینم دگر عرشِ عظیم

جنرل نوگی کی خودکشی

پورٹ آرتھر کا فاتح۔ اور یہ بزدلی کچھ سمجھ نہیں آتی۔ کہ مادہ پرست قومیں کیا کرتی ہیں۔ اگر خدا پہ ایمان ہو۔ اس بات کا یقین ہو۔ کہ میرا مولی میرا پیدا کرنے والا ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ہر شے کا بہتر سے بہتر بدلہ دے سکتا ہے۔ تو کبھی ایسی بزدلی سرزد نہ ہو۔ جو نہ عقلاً جائز ہے نہ نقلاً۔ خودکشی کرنے والا خودکشی اسلیئے کرتا ہے۔ کہ وہ موجودہ مشکلات سے گھبرا جاتا ہے۔ اور اسے ان سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی سوا اسکے کہ اپنے رشتہ حیات کو منقطع کرے کاش اسے معلوم ہو۔ خدا تعالے علی کل شیئ قدیر ہے۔ وہ چاہے۔ تو ایکدم میں مشکلات کے پہاڑ ہبآءً منثورا کر دے۔ وہ چاہے تو ایک منٹ کے اندر سب کام اُس کی مرضی کے مطابق بنا دے وہ . . . .

چاہے تو ایک لحظہ میں دشوار کو سہل ظلمت کو نور کر دے۔ ہم اسکی قدرت کے کرشمے ہر روز دیکھتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں۔ افسوس ہے ہماری غفلت پر کیا رات کی تاریکی کچھ کم ہوتی ہے۔ کیا ظلمانی شب کو دیکھکر بعض اوقات جی نہیں گھبراتا۔ مگر اس نور السمٰوات والارض کے فضل کا ادنیٰ کرشمہ اس رات کو دن بنا دیتا ہے۔ اندھیرا کافور ہو جاتا ہے۔ اور اسکی بجائے نور ہی نور پھیلجاتا ہے۔ زمین پر اُمسّ سے جان لبوں پر آجاتی ہے۔ مگر اسکے فضل کی بدلی جو چند ذرات کا مجموعہ ہے۔ دم کے دم میں برس کر جل تھل ایک بنا دیتی ہے۔ اور ایسی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔ کہ گھبراہٹ کا نام ونشان نہیں رہتا۔

اسی طرح جب انسان اپنے گرد وپیش مشکلات ہی مشکلات دیکھتا ہے۔ اور وہ اپنے مولی کو سچے دل سے پکارتا ہے۔ تو اس کی رحمت اسکا فضل اسکی غریب نوازی دستگیری کرتی ہے۔ اور اس ناکامی کے گڑھے سے نکال کر کامیابی کے مرتفع چبوترے پر کرسی نشین کر دیتی ہے۔ اگر وہ کسی اپنے محبوب کی فرقت میں بیقرار ہوتا ہے۔ تو اسے اس سے بہتر

عطا فرماتا ہے۔ یہ باتیں صرف قصے اور کہانی کے رنگ میں بیان نہیں ہوئیں۔ بلکہ ہم نے اسکے نمونے انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کے سوانح میں پڑھے ہیں۔ بلکہ ان آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ جو شخص خودکشی کرتا ہے۔ میرے نزدیک خواہ وہ کیسا ہی بہادر اور مشہور ہو۔ بزدل ہے۔ اور سخت بزدل ہے۔ کیونکہ وہ ایک مشکل سے گھبرا گیا۔ وہ اپنے لیئے آرام کا خواہاں ہے۔ لیکن کیا اسے یقین اور اطمینان ہے۔ کہ وہ اپنی روح کو جسم سے علیحدہ کرکے سکھ پائیگا۔ کیا اگلی دنیا میں جس کا دکھ سکھ تکلیف و راحت اسی دنیا کے اعمال کے اظلال و آثار سے ہے وہ آرام پا سکتا ہے۔ بحالیکہ خدا کا نافرمان ہے۔ اور اس نے اپنے لیئے کوئی توشہ آخرت مہیا نہیں کیا۔ یورپ میں آئے دن اور پھر ہندوستان میں بھی خودکشی کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ کل میں نے اخبار میں پڑھا۔ کہ خودکشی کرنے والوں کا ایک کلب بھی ہے۔ جس میں زندگی سے مایوس نوجوانوں کے لئے خودکشی کے اسباب بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ یہ بات کیوں ہے۔ اسلئے کہ خدا پر اور روز آخرت پر ایمان نہیں۔ خدا پر ایمان ہو۔ تو گھبرائیں کیوں۔ آخرت پر ایمان ہو تو پہلے اپنی زندگی اس آئیندہ زندگی میں راحت و آرام سے بسر کرنیکے لئے تیار کریں۔ پھر وہاں جانیکا سامان ہو۔ جب تک یہ مادہ پرست قومیں یہ مشرک قومیں یہ غلط تعلیمات پر چلنے والی قومیں اسلام کے خدا اسلام کے روز جزا پر ایمان نہیں لائینگی۔ کبھی ان سے اس لغویت اس بیہودگی اس گناہ کبیرہ اس نامعقول حرکت کا انسداد نہ ہو سکیگا۔

جنرل نیوگی اپنے خیال میں اپنے بادشاہ پر جان قربان کرتا ہے۔ مگر یہ ایثار کیا ایثار ہے۔ کہ اس نے خدا کی اس امانت کو ضایع کر دیا۔ جو اسے اپنے بادشاہ کی فوجی خدمات کے لئے عطا ہوئی تھی۔ وہ اپنے بادشاہ کے بعد اگر پہلے سے زیادہ جوش اور محنت کے ساتھ کام کرتا۔ اور اس عہدہ کو آنریری بنا لیتا۔ اور پھر کسی جنگ میں یا فوجی انتظام کی اصلاح میں وفات پاتا۔ اور جان دیتا۔ تو واقع میں تعریف کا مستحق تھا۔ لیکن اب موجودہ صورت حالات میں ہم اس پر

کیا ثنا کریں۔ جب اس نے کارزار حیات میں نامردی دکھائی وہ گھبرایا۔ اور اپنے خدا پر ایمان نہ لایا۔ کیا یہ ممکن اور اغلب نہ تھا۔ کہ یہ بادشاہ اس پہلے بادشاہ سے اسپر زیادہ مہربان ہوتا۔ کیا یہ انہونی بات تھی۔ کہ اسے پورٹ آرتھر سے بھی زیادہ مضبوط قلعے کو فتح کرنے اور اپنے ملک وملت کی خدمات کا زیادہ موقعہ ملتا۔ کیا یہ امید نہ ہوسکتی تھی کہ اس سے کچھ ایسی نیکیاں ہو جاتیں جس سے اسے ہدایت اور دین حقہ پر ایمان لانے کی توفیق ملتی۔ اور اسکی عاقبت سنور جاتی۔ خیر وہ بچارا تو اپنے قومی رسم ورواج اور گردوپیش کے حالات سے مجبور ہو کر اس بیوقوفی کا مرتکب ہوا۔ مگر ہمارے بعض مدعیانِ اسلام پرچوں کو کیا ہوا۔ کہ وہ اس فعل کی تعریف کر رہے ہیں۔ میرے لئے جنرل نوگی کی خودکشی سے زیادہ ماتم کا مقام یہ ہے کہ مسلمان وہ مسلمان جو خدا پر ایمان رکھتے۔ اور روز جزا مانتے ہیں۔ ایک ایسے فعل کی تعریف کرتے ہیں۔ جو کسی صورت میں سزاوار ثنا نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالےٰ ان لوگوں کو ہدایت بخشے۔ انہیں اپنی مرضیات کی راہ پر چلائے اگر یہ لوگ ایسی رائے نہ دیتے۔ تو میں شاید اس خودکشی پر کچھ نہ لکھتا۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ۔

نوٹ ۔ وکیل ایک مشہور اسلامی پرچہ ہے وہ لکھتا ہے "یہ خودکشی جنون یا سودا یا بدحواسی و پریشانی کا نتیجہ نہیں تھی۔ بلکہ اس اعلیٰ اور پاک جذبہ کا نتیجہ تھی جس نے حضرت بلال کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اذاں کہنے سے روکدیا تھا × × نوگی نے اپنا خون وطن کے لئے بہایا ہے یہ بہت بڑی قربانی ہے" لاحول ولا قوۃ کہاں سرورِ کائنات اور حضرت بلال کا واقعہ اور کہاں جنرل نوگی اور شاہ جاپان حضرت بلال کا واقعہ تو یوں ہے کہ وفات النبی کے بعد حضرت بلال نے اذاں دینا چھوڑ دی۔ اور آخر اصرار انہیں مجبور کیا گیا۔ تو وہ اشہد ان محمداً رسول اللہ کہتے ہوئے غش کھا کر گر پڑے اور اسکے بعد فوت ہوئے انہوں نے کوئی خودکشی نہیں کی معزز ہمعصر علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ نے خوب لکھا ہے کہ ان واقعات سے یہ ضرور واضح ہوتا ہے۔ کہ ارض مطلع شمس مذہب کے لحاظ سے کسی قدر تاریکی میں ہے اور اسکو ایک سچے اور اصلی مذہب کی روشنی کی کس درجہ ضرورت ہے جنرل نوگی کی اس موت سے اسکے وطن

بہ سفر رفتنت مبارکباد

آج ۲۶ ستمبر ۱۲ء ہماری صبح امید کا سیارہ افق تمنا کا مہ پارہ کان رسالت کا چمکتا ہوا ہیرا جان و دل سے پیارا

محمود ابن مہدی وہ نوجوان ہمارا

اپنی اولعزمانہ پاک آرزوؤں کو آغوش ہمت میں لیکر خدا کے ہاتھوں سے معطر و مطہر کئے ہوئے نبیوں کے حلّے میں ملبوس مقدس مسیح اور اسکے سراپا نور خلیفہ کی دعاؤں کے سایہ میں صد ہزاراں دیدہ و دل فراش راہ بناتا ہوا اس سرزمین کو جاتا ہے۔ جو آجکل اپنی ادبی و علمی بیداری کے لئے غالباً یہ صلاحیت رکھتی ہے۔ کہ اس میں کوئی پاک بیج بویا جائے یعنی مصر نہ صرف اس پاک زمین بھی جائیگا۔ جسے اس خاتم کمالات نبوت خاتم کمالات انسانیت۔ مظہر الوہیت کے ظہور کا فخر حاصل ہے۔ معلقاً باستار الکعبہ جو دعائیں برگزیدہ رب الوریٰ کے لخت جگر۔ نور نظر کے دل محبت منزل سے اپنی دردمانہ قوم کے حق میں نکلینگی۔ وہ بفضلہ تعالےٰ مستجاب ہونگی۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندے کا حامی و ناصر ہو۔ اور اسکے اہل و عیال و وابستگان دامن کا خلیفہ سالماً غانماً واپس آویں۔ انکو وہ فہم وہ فراست وہ اخلاص وہ صواب وہ صحبت عطا ہو جو انکی آئندہ زندگی اور پھر تمام احمدی جماعت و دیگر بنی نوع انسان کے لئے مفید و بابرکت ہو۔ آپ کی روانگی باوجود کئی ایک مشکلات کے کچھ ایسی طرز میں ہوئی کہ معاً مجھے خیال گزرا۔ یہ ضرور کسی الٰہی تصرف کے ماتحت ہے۔

حضرت اقدس کے الہامات کا مجموعہ تیار ہونا چاہئے

مختلف کتب و جرائد کی ورق گردانی سے باستصواب شیخ منظور الٰہی صاحب معلوم ہوا۔ کہ میرے سید و مولیٰ میرے مطاع و آقا جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ایک الہام ہے جس کا پورا ہونا۔ آپ کی اولاد نیک نہاد

کے ذریعے جناب تقدس مآب نے خود ہی زیب رقم فرمایا ہے۔ آج وہ بات جو سات سال بلکہ بتیس سال قبل زبان وحی ترجمان سے کہی گئی تھی۔ پوری ہوتی نظر آتی ہے فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احداً الّا من ارتضیٰ من رسول۔

ایسا ہی دوسرا کشف آپ کے لنڈن بہ نیت تبلیغ جانے کے متعلق ہے۔ جو کیا عجب ہے۔ انہی دنوں میں پورا ہو جائے۔ یہ دونوں کشوف و الہام تو نقل کر دیتا ہوں لیکن اس بات کی ضرورت نہایت سختی کے ساتھ محسوس کرتا ہوں۔ کہ آپ کے الہامات کو یکجا کیا جائے۔ تاکہ آئے دن جو نشانات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ وہ جہاں ہمارے لیئے موجب ازدیاد ایمان و عرفان ہوتے ہیں۔ وہاں وہ مخالفین کے لئے حجت قویہ ہو سکیں بعض اوقات کوئی الہام یا کشف یاد آ جاتا ہے۔ مگر تاریخ وغیرہ کے حوالے کے لئے ملتا نہیں اور پھر بہت دقت پیش آجاتی ہے۔ اسلیئے یہ مجموعہ جس قدر جلدی چھپ جائے۔ میرے خیال میں بہت مفید ہے حضرت صاحبزادہ والاتبار۔ روانگی کے وقت اس الہام سے بے خبر تھے۔ اور وہ رسالے میں پڑھکر بہت خوش ہونگے۔ کہ ان کا سفر بہت مبارک اور مرضیات خداوند تبارک کی ماتحت ہے۔ اور عجب نہیں بلکہ خدا کے فضل پر امید رکھکر کہا جا سکتا ہے کہ آپ ہی کے ذریعے یہ پیشگوئی پوری ہونیوالی ہے۔ اللھم آمین

پہلا کشف منقول از ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۲ طبع ثالث

"اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں۔ اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل زبان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اسکے

---

۵ خواب یا الہام کا پورا کرنا سنت نبوی ہے۔ اسلیئے اس کشف کو زیر نظر رکھکر باہتمام تمام سفر کیا جاتا۔ تو بھی اعتراض نہ تھا۔ بلکہ عین سنت تھا۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ نے ایک صحابی کو نبی کریم کی پیشگوئی پوری کرنیکے لیئے کسریٰ کے کپڑے پہنا دیئے تھے۔ لیکن یہ اور بھی خصم پر حجت ہے کہ ایک سفر اختیار کیا جاتا ہے۔ اور اس سے ایک پیشگوئی پوری ہوتی ہے جسکی مسافر کو اولاً خبر نہیں۔ منہ

مینے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

اور انکے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا"

(انا لہ اور الہام پہلی بار جمادی الاول ۱۳۰۸ھ میں چھپا ہے۔ گویا بائیس سال کی بات ہے) خواجہ صاحب کے لئے بھی خدا نے اپنے خاص فضل سے لنڈن جانیکا سامان کر دیا۔ اور انہوں نے جیسا کہ مومنوں کو حکم ہے اپنے سفر میں دینی غرض بھی رکھ لی۔ یعنی یہ دیکھنا کہ وہاں اشاعت اسلام کیونکر ہو سکتی ہے۔ کیا عجب کہ حضور انور کی غلامی کی طفیل آپ ہی کو یہ سعادت نصیب ہو جائے۔ کہ یہ کشف اپنے ظاہری الفاظ میں پورا ہو۔ اور عالمین پر حجت ٹھہرے۔ متبوع کوئی کشفی نظارہ دیکھے۔ تو بعض اوقات اسکے تابع کے ہاتھ سے بھی پورا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضور نے اپنے دوسرے کشف میں اسکی تشریح کر دی ہے۔

دوسرا کشف والہام حضور پرنور کا الہام **مصالح العرب۔ مسیر العرب** بدر نمبر ۲۳ جلد ۱ جدید صفحہ ۲ کالم ۲۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء میں ہے۔ اسپر حضورؑ نے اسی صفحہ کے کالم ۳ میں اسکی تشریح کی ہے۔

فرمایا۔ اسکے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ عرب میں چلنا شاید مقدر ہے۔ کہ ہم عرب میں جائیں مدت ہوئی۔ کہ کوئی پچیس چھبیس سال کا عرصہ گزرا ہے۔ ایکدفعہ مینے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ تو آدھا نام اسنے عربی میں لکھا ہے۔ اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلعم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں۔ تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔

اخیر میں اتنا کہتا ہوں **بسلامت روی و باز آئی** سید عبد المحی صاحب عرب جو ایک مخلص مہاجر ہیں۔ امید ہے۔ آپکے جاں نثار خادم ثابت ہونگے۔

اینی بسنٹ کی غلط فہمی

کثیر الازدواجی نقصان رساں نہیں

اینی بسنٹ جو ہندؤں میں بسنتی دیوی کے نام سے مشہور ہے۔ اسنے اسلام پر ایک لیکچر دیا ہے۔ جس کا ترجمہ زمیندار میں شائع ہوا ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ اینی بسنٹ نے اسلام کا مطالعہ ضرور کیا ہے مگر اسلام کسی مقدس مطہر و مزکی انسان سے سیکھا یا سمجھا نہیں۔ اسلئے بعض مسائل میں غلط فہمی ہوئی۔ منجملہ انکے ایک مسئلہ کثیر الازدواجی ہے۔ جس کے بارے میں خاتون موصوفہ اپنی یہ رائے ظاہر کرتی ہے۔ کہ عرب کی قوم کچھ ایسی رسم و رواج کی پابند تھی۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم اسکو بالکل مٹا نہ سکتے تھے۔ اسلئے صرف تحدید کردی۔ یہ بالکل غلط ہے۔ جناب رسالتمآب نے جب بت پرستی کا نام و نشان مٹا دیا جس کی محبت انکے رگ و ریشہ میں خون کی مانند سریان کرچکی تھی۔ شراب اور قماربازی کا قلع قمع کردیا جس میں وہ آٹھوں پہر مستغرق و منہمک رہتے تھے تو کثیر الازدواجی کیا چیز ہے۔ جس کے لئے وہ بجائے چار کے ایک کی تحدید نہ کرسکتے تھے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ فطرت انسانی و ضروریات انسانی کو مدنظر رکھکر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کا یہ حکم سنایا ہے۔ کہ فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ دو دو۔ تین تین چار چار عورتیں کرو۔ اگر کوئی مشکل پیش آنیکا خوف ہو جس سے تم حقوق اللہ و حقوق العباد کا میزان اعتدال قائم رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تو پھر ایک ہی سہی۔ خود جناب رسالتمآب نے جو املک لاربہ۔ اخشی للہ۔ اتقی للہ تھے۔ اپنے نمونے سے اس مسئلہ کو حل کرلیا۔ کہ جسقدر کسی کی بیبیاں زیادہ ہونگی۔ اسی قدر اسکو تسکین اور باہمی محبت و الفت آرام و راحت حاصل ہوگی جو نکاح کی اصل غرض ہے۔ جن قوموں نے صرف اپنی حیوانی خواہشوں کا پورا کرنا نکاح کا مقصود سمجھا ہے۔ ان کے اس نقطۂ خیال سے کثیر الازدواجی نہایت قبیح فعل ہے۔ مگر جب نکاح کا مقصد وہ ہو۔ جو

قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ یعنی خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً (پیدا کیں تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیبیاں تاکہ تم تسکین پاؤ۔ اور تم میں باہمی الفت محبت کا رشتہ محکم ہو) (۲) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ؕ یعنے نکاح کی غرض حصول تقوٰی ہے۔ اور بقاء نسل اور بنی نوع انسان کے مختلف فرقوں میں رشتہ ارتباط و اتحاد قائم کرنا (۳) هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (۴) وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ (عورتیں تمہارا لباس ہیں۔ اور تم انکے لباس ہو۔ ایکدوسرے کی زینت اور پردہ پوشی کے موجب ہو۔ پھر اللہ نے جو کچھ تمہارے لئے مقدر کیا ہے اسے حاصل کرو اولاد۔ راحت آرام و دیگر اخلاق حسنہ)

جب نکاح کے یہ اغراض مد نظر ہوں جو صرف اسلام اور میں بڑے دعوے کیساتھ کہتا ہوں۔ کہ صرف اسلام میں پائے جاتے ہیں۔ تو پھر جس قدر بھی زیادہ بیبیاں حسب شرائط مندرجہ شریعت کیجائیں خیر و برکت آرام و راحت کا موجب ہونگی۔

اتحاد کیونکر ممکن ہے

دوسری بات جس میں بسنتی دیوی نے غلطی کھائی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کہ ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب کے حلقے میں داخل کئے جائیں۔ گویا مس موصوفۃ الذکر آب حیات کی موجودگی میں ہر ایک قوم کو اسی گڑھے کے پانی پر کفایت کرنیکی ہدایت کرتی ہے۔ جو عرصہ بعید سے اسکے پاس موجود ہے۔ اور جو تکدر دتسنہ سے پاک و صاف نہیں۔ یا بالفاظ دیگر آفتاب حقیقت کی موجودگی میں یہ مشورہ دیتی ہے۔ کہ اپنے اپنے گھروں کے دروازے بند کرکے بیٹھ جاؤ۔ اور وہی پرانے چراغ جلاؤ۔ جن کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی کسی چیز کو اسکی اصلی صورت میں نہیں دکھا سکتی

جب یہ امر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ اسلام ایسا مکمل مذہب ہے۔ کہ اس میں تمام سچے مذاہب کے پیشواؤں کا ادب و احترام قائم رہتا ہے۔ اور کسی صداقت کا انکار نہیں کرنا پڑتا۔ تو پھر یہ کیوں کہا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک اپنے مذہب پر خواہ کسقدر بوسیدہ اور مسنخ ہو چکا ہے۔ قائم رہے یہ صلاح کسی حالت میں بھی کسی دانشمند کے نزدیک قابل تسلیم نہیں۔ اور یوں اتحاد پیدا ہونا بھی ناممکن ہے۔ جیسا کہ اتنے ہزار سال کا تجربہ اسپر گواہ ہے۔ اتحاد کی تو صرف ایک ہی صورت ہے وہ یہ کہ سب سعید روحیں اسلام میں داخل ہو جائیں (یاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً) اور یوں "گبر و ہندو ملیچھ اور عیسائی اور کافر کے دل آزار الفاظ کا استعمال چھوڑ دیں"۔ اگر یہ نہیں۔ تو پھر منافقت کی ترویج ہے جو کسی حال میں قابل ستائش نہیں ہو سکتی۔ کیا مس موصوفہ کا یہ مقصد ہے کہ دل میں تو ایکدوسرے کے لئے کینہ اور بغض ہو۔ مگر زبان پر محبت و اتحاد اس نمائشی الفت سے یہ منافرت جو حقیقت پر مبنی ہے بہت اچھی ہے۔ ہاں ایکدوسرے کا بدخواہ ہو جانا بہت معیوب ہے۔ اور سچا مذہب اسکی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ نیز اور چیز ہے اور دشمنی اور بدخواہی اور چیز اسلام نے جس حد تک دوسرے مذاہب سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ اسکو کھول دیا ہے۔ اور جس قسم کے تعلقات ایک مسلم کو غیر مسلم سے رکھنے چاہئیں انکو بتا دیا ہے۔ بلکہ اپنی سطوت و جبروت کے زمانہ میں دکھا دیا ہے۔ کہ "دوسرے مذاہب کی توقیر اور ان کے طریقہ پرستش کی تکریم" کیسی کرنی چاہیئے چنانچہ یہ آیت اس مسئلہ پر روشنی ڈالتی ہے لَا یَنۡھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ لَمۡ یُخۡرِجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡھُمۡ وَ تُقۡسِطُوۡۤا اِلَیۡھِمۡ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ (جو تم سے دین میں نہیں لڑتے۔ اور نہ تمہارے ملکوں سے تمہیں نکالتے ہیں ان سے احسان و انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے منصفوں کو دوست رکھتا ہے) مگر اسکے یہ معنے نہیں۔ کہ ہم عیسی بدین خود اور موسیٰ بدین خود کے قائل ہو جائیں۔ اور باسلمان اللہ اللہ

یا برہمن رام رام کہتے پھریں۔ بلکہ ہمارا فرض یہ ہے۔ کہ تمام قوموں کو اسلام کی دعوت دیں۔ اور اس طرح پر انہیں حقیقی اتحاد کے سرچشمے سے سیراب کریں۔ آخر اینی بسنت صاحبہ جو یہ کہتی ہیں۔ کہ تمام مذاہب متحد ہو جائیں۔ تو یہ بھی ایک رائے اور ایک قسم کی فرقہ بندی ہے یعنی جو اس رائے اور اس طرز عمل کا پابند ہوگا۔ وہ دوسرے گروہوں سے ایک امتیازی گروہ ہوگا۔ اور اس طرح پر من وجہ اختلاف میں ایک اور شاخسانہ کھڑا ہوگا۔ اور پھر اس کا نتیجہ بھی جو نکلتا ہے۔ وہ ظاہر ہے کہ "یہ ممکن نہیں" پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اسلام ہی کے ذریعے سے یہ اتحاد نہ پھیلایا جائے۔ کہ آخر اسکا مقصد بھی تو یہی ہے۔ کہ کل قومیں وحدت کے جھنڈی کے نیچے آجائیں۔ وحدت کے حصول کے لئے کچھ نہ کچھ قربانی ضرور کرنی پڑتی ہے۔ "اپنے عزیز معتقدات جو ابًا عن جدٍ تر کہ میں پہنچے ہیں۔ اور جو معاشرت کی مقدس روایات کے ہجوم کا مرکز ہیں" انکو بوقت ضرورت ضرور چھوڑنا پڑیگا۔ یہ سچ ہے۔ کہ اسکے بہت سے نام ہیں۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اللہ ایک ایسا نام ہے۔ جو تمام اسماء حسنہ کا جامع ہے۔ اور کسی مذہب میں خدا کے لیئے ایسا نام نہیں۔ جس کا اطلاق اُس ذات ستودہ صفات کے سوا کسی اور پر نہ ہو سکے۔ یا نہ ہوتا ہو۔ یہ بھی سچ ہے۔ کہ "اس ذات پاک کے نور کا مرکز آسمانوں میں ایک ہے" مگر اس تک پہنچنے کے لیئے کیوں وہ راہ نہ اختیار کی جائے۔ جو صراط مستقیم (اسلام) کہلاتی ہے۔ اور کیوں خوفناک خاردار ٹیڑھے ترچھوں راستوں کو اختیار کیا جاوے۔ جن میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اور کیوں اس شاہراہ پر نہ چلیں جس پر تمام انبیاء۔ صدّیق۔ شہداء صالحین چلے۔ اور چل کر منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ اور کیوں اس قافلہ میں نہ داخل ہوں جس کی **قافلہ سالاری محمدؐ** کے سپرد ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلّم

ہر طرف یہ آفتِ جاں ہاتھ پھیلا نیکو ہے*

۴-اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد دو سال کے الہامات کا مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں خوفناک تباہیاں غیر معمولی بربادیاں واقعہ ہونیوالی ہیں چنانچہ اس کے بعد کئی طوفان آئے کئی زلزلے مگر دنیا کے فرزند اس طرف متوجہ نہ ہوئے۔ کہ یہ مسلسل تباہی اور پے در پے نزولِ بلا کیوں ہے۔ پچھلے سالوں کے واقعات سے قطع نظر کر کے اگر صرف اگست و ستمبر کے واقعات عالم پر نظر دوڑائی جائے۔ تو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی جو مندرجہ عنوان مصرعہ میں ہے۔ روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔

ٹرکی میں بھونچال ۳ ہزار آدمی مرگئے۔ پانچہزار زخمی پندرہ ہزار بے گھر تین سو گاؤں تباہ (جیون تت ۱۵ ستمبر ۱۲ء)

انگلینڈ میں طوفان سات ہزار آدمی بے گھر ۷۵ لاکھ کی مالیت کا نقصان الوؤں کی فصل ۱۵ لاکھ برباد ہوئی۔ (۱۵ ستمبر جیون تت)

چین میں تباہ کن سیلاب ۳۰ ہزار جانیں تلف۔ کو ہو میں دس ہزار باشندے ہلاک ہوئے (۱۵ ستمبر ۱۲ء لائل گزٹ)

نمونہ قیامت طوفان جاپان میں ۲۲ ستمبر ۱۲ء سے لیکر ۲۶ تک ٹوکیو پایہ تخت جاپان باقی سلطنت کے حالات سے بالکل بیخبر رہا۔ کیونکہ ایک سخت جھکڑ نے تار وغیرہ کے تمام سلسلے توڑ پھوڑ ڈالے۔ ملک کا وسطی حصہ اور جنوبی ساحل بالکل اجڑ گیا ہے۔ پچاس سال گذشتہ میں ایسا ہولناک طوفان نہیں آیا تھا چند شہروں میں ہزار ہا بے خانماں ہوگئے ہیں۔ اور گھر تو کوئی بھی سلامت نہیں رہا۔ ساحلی قصبہ نگویا کا بندر بالکل تباہ ہوگیا ہے تین سٹیمر غرق ہوگئے۔ اور کئی ساحل سے جا ٹکرائے۔ صرف اسی جگہ ۲۶۲ ہلاک اور ۲۸۳ زخمی

*نوٹ۔ حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر اک طرف دنیا میں موت

ہوئے۔ اوسا کا شہر میں بیس ہزار گھر گر گئے۔ اور بندرگاہ تباہ ہو گئی۔ قصبہ نارا میں ایک ہزار سالہ مندر بالکل غائب ہو گیا۔ کئی جنگی جہازوں کے مستول ٹوٹ گئے۔ ایک غرق ہو گیا نیز کئی تارپیڈو کشتیاں اور ڈاک کا جہاز آخری خبر بیس ہزار ہلاک ہوئے۔

فیوضات مسیح موعود

(حدثنا امیر المؤمنین)

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ایک اخشیٰ للہ عالم مینے دیکھا ہے۔ ایک مخالفِ اسلام کے بعض اعتراضوں کے بارے میں مینے حضور میں عرض کیا۔ کہ انکے جواب کے متعلق موجودہ صورت میں مجھے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو ان اعتراضوں کا ذکر ہی نہ کروں۔ اور اگر کروں۔ تو الزامی جواب دیدوں۔ یہ سن کر آپ کو جوش آگیا۔ فرمایا جس بات پر تمہیں خود اطمینان نہیں اسے دوسرونکو منواتے ہو۔ مومن ایسا ہرگز نہیں کرتا۔ یہ کلمات طیبات سن کر مجھے یقین ہو گیا۔ کہ یہ بزرگ بڑی خشیت الٰہی رکھنے والا ہے۔ اور کوئی بات ایسی نہیں کہتا۔ جس کا خود اسے یقین نہیں۔ اس بزرگ کا نام مرزا تھا (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کونوا مع الصادقین دوسرا فائدہ مینے آپکی صحبت میں یہ اٹھایا۔ کہ دنیا کی محبت مجھ پر بالکل سرد ہو گئی۔ کوئی ہو مخالف یا موافق میرے تمام کاروبار اور تعلقات کو دیکھے۔ کیا مجھ میں ذرہ بھر بھی حبّ دنیا باقی ہے۔ یہ سب مرزا کی قوت قدسیہ اور فیض صحبت سے حاصل ہوا۔ یہ تو مشہور ہے۔ کہ حبّ دنیا راس کل خطیئۃ پس مینے مرزا کی صحبت سے وہ فائدہ حاصل کیا۔ جو تمام تعلیمات الٰہیہ کا منشا ہے اور ذریعہ نجات اور اسی دنیا میں بہشتی زندگی۔

ویعفوا عن کثیر ایک شخص سے کسی نے کہدیا تم جھوٹ بولتے ہو۔ اس پر وہ بہت ہی طیش میں آگیا۔ اور سخت سُست کہنے لگا۔ اسکی آواز حضور معلّے کے گوش مبارک تک بھی پہنچگئی فرمانے لگے۔ کیا اس شخص نے اپنی عمر بھر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ جو یہ اس

قدر غیظ و غضب میں آرہا ہے۔ اتنی مدت خدا تعالےٰ نے ستّاری سے کام لیا۔ اگر ایک بار کسی کی زبان سے جھوٹا کہلوا دیا۔ تو اسے اپنی اصلاح کر لینی چاہیئے تھی۔ اور خدا کے حضور شرمسار ہونا تھا نہ یہ کہ شور ڈال دیا۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ تمام نیکیوں کا جامع یہ مبارک کلمہ ہے کہ اتقواللہ ایکدفعہ حضور انور سے ایک مخلص نے عرض کیا کہ مجھے ایک ہی نصیحت ایسی دیدیں۔ جس سے میری دین و دنیا سنور جائے۔ اور میں ٹوٹا پانے والوں میں سے نہ ہوں۔ فرمایا

"خدا سے ڈر اور سب کچھ کر"

یہ حضور ہی کے الفاظ ہیں۔ جو مجھے یاد ہیں۔

المؤمن ینظر بنورِ اللّٰہ ایک دفعہ مینے عرض کیا۔ کہ موجودہ مادی ترقی اور کالجوں کی تعلیم اور اسکا اثر دیکھ دیکھ کر خیال آتا ہے۔ کہ دین کی طرف توجہ کب ہوگی فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے۔ پہلی رات کا چاند سب کو نظر نہیں آیا کرتا۔

نبی کو جو فراست دی جاتی ہے۔ وہ دوسروں کو نہیں دیجاتی۔ حضور نے جب میری بیعت لی۔ تو میرا ہاتھ پہنچے سے پکڑا۔ حالانکہ دوسروں کے ہاتھ اس طرح پکڑے۔ جیسے مصافحہ کیا جاتا ہے۔ پھر مجھ سے دیر تک بیعت لیتے رہے۔ اور تمام شرائط بیعت کو پڑھوا کر اقرار لیا۔ اس خصوصیت کا علم مجھے اسوقت نہیں ہوا مگر اب یہ بات کھل گئی۔

فاعتبروا یا اولی الابصار مومن کو چاہیئے۔ کہ عبرت پکڑے۔ اور ہر ایک واقعہ سے جو دیکھے۔ کوئی نہ کوئی نصیحت حاصل کرے۔ ایکدفعہ حضرت اقدس کے مکان کے نزدیک رنڈی کا ناچ ہو رہا تھا۔ آپ نے آدمی بھیجکر دریافت کیا۔ کہ یہ کیا لیتی ہے۔ معلوم ہوا۔ پانچ روپے۔ فرمایا ہمیں (مسیح موعود) نے وہ رات سجدہ میں ہی گذار دی۔ جوں جوں اس کی آواز پہنچتی ہمیں ندامت سے دبا جاتا۔ کہ اللہ اللہ ایک پانچ روپے سی حقیر رقم لے کر یہ خدمت کو ساری رات کھڑی ہے۔ اور ہم جو اپنے مولےٰ کے ہزار ہا نعمتوں سے مستفیض ہو رہے

ہیں۔ اور ہر وقت اسکے احسان اور انعامات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ ایسے غافل ہوں۔

ریویو

"اس عنوان کے نیچے جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ وہ رسمی طور پر نہیں۔ بلکہ بڑے غور سے کتاب کو لفظ بہ لفظ پڑھکر نیک نیتی سے رائے دیجاتی ہے۔ اور سلسلہ کی تبلیغ کا کوئی پہلو نکلے۔ تو اسے بھی مد نظر رکھ لیا جاتا ہے۔ اسلیئے ناظرین اسے غور سے پڑھا کریں اور اگر پچھلے ریویوز نہیں پڑھے۔ تو اب پڑھ لیں"

قدامت روح و مادہ تناسخ منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ ان مخلص باہمت نوجوانوں میں سے ہیں۔ جو تبلیغ کے فرض سے غافل نہیں۔ آپ بڑی محنت سے رسالے لکھکر اپنے خرچ پر چھپوا کر شایع کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ میں روح و مادہ کی قدامت اور تناسخ کا ابطلان ہے۔ آریوں کو جس متانت اور سنجیدگی سے مخاطب کیا ہے۔ وہ دوسرے مناظرین کے لیئے قابلِ اتباع ہے۔ دلائل نہایت پختہ اور وزندار ہیں کیوں نہ ہو حضرت مسیح موعود کے غلام ہیں۔ اور انکی کتب کا مطالعہ رکھتے ہیں۔ قیمت ۵ر مصنف سے ملیگی لکھوائی چھپوائی کاغذ بہت اچھا حجم ۴۸ صفحے ۲۰ × ۲۶

نصرت یزدانی ملک مولابخش رئیس آف گورالی اپنی تعلیمیافتہ اولاد پر بجا فخر کرسکتے ہیں کہ ان کی لڑکیاں بھی تعلیم سے بہرہ وافی رکھتی ہیں چنانچہ مسز کرم الہٰی کے بیش بہا مضمون اور انکی تازہ تالیف عبرت اکثر ناظرین کرام کی نظر سے گزر چکی ہے اس رسالہ کا مصنف ملک منصور (یعنے میرا عزیز مہربان عبدالرحمٰن) بھی آپ ہی کا صاحبزادہ ہے فیصلہ آسمانی ایک مخالف کا رسالہ ہے۔ اس میں لو تقول علینا سے جو استدلال حضور نے کیا ہے۔ اسپر اور پھر احمد بیگ والی پیشگوئی پر اعتراض ہیں۔ انکا جواب دیا ہے۔ مجھے زیادہ تر خوشی اسلیئے ہے۔ کہ عبد الرحمٰن ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا تربیت یافتہ نوجوان ہے۔ اور میں اس مدرسہ کے طالبعلموں میں

یہی روح دیکھنی چاہتا ہوں۔ کہ وہ دین کے لیئے سخت غیرتمند ہوں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی محبت انکے رگ و ریشہ سمائی ہو۔ اور وہ دامے درمے سخنے ایثار کرسکیں۔ یہ رسالہ ۲۰ کے ٹکٹ پر ۱۲ میڈیکل سٹریٹ کلکتہ کے پتہ سے ملیگا۔

الحربۃ المہدویہ ایک منظوم پنجابی رسالہ اُن بدعات کی تردید میں جو آجکل ملانوں کی مہربانی سے مسلمانوں میں رائج ہوچکی ہیں۔ مؤلفہ مولوی امام الدین صاحب گولیکی ضلع گجرات ار کے ۵ ۲ر کے ۱۲ دفتر تشحیذ کے پتے سے مل سکتے ہیں۔ تقسیم کرنیکے قابل

تبلیغی خط بیس صفحے کا رسالہ سلسلہ کی تبلیغ میں چند سوالات کے جواب۔ جس میں وفاتِ مسیح۔ نزول مسیح۔ علامات قیامت۔ بعثتِ مجدد دین اور پھر سب سے زیادہ مسئلہ نبوت بعد خاتم النبیین پر بحوالہ اولیاء سلف خوب مختصر بحث کی ہے۔ اسکے لیئے اتنا ہی لکھدینا کافی ہے۔ کہ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ کا لکھا ہوا ہے۔ محصول ڈاک بھیجنے پر مفت بھیجدینگے۔

لا الٰہ الا اللہ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول نے خدا کی ہستی کے ثبوت میں یہ ٹریکٹ لکھا ہے ۱۰ صفحے ہیں۔ اور خلیفۃ المسیح کی بتائی ہوئی دس دلیلیں دی ہیں جو نہایت پختہ ہیں۔ اور خصم پر حجت قوی مجھے بہت خوشی ہے۔ کہ آپنے اس میں مسیح موعود کے وجود اور ان کی پیشگوئیوں کو بھی لا الٰہ الا اللہ کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ حق یہ ہے کہ موجودہ زمانے میں خدا ملائکہ انبیاء یوم الآخر اور تمام اصول اسلام کے ثبوت میں سلسلہ احمدیہ کو پیش کرنا اگر ضروری نہ ہوتا۔ تو خدا تعالےٰ اس سلسلہ کو قائم ہی کیوں کرتا۔ یہ رسالہ مؤلف صاحب نے تشحیذ کو نہیں بھجوایا۔ ہاں برادر محمد یمین صاحب تاجر کتب نے ایک جلد دیکر کہا تھا۔ ۰ر یہ ایک نسخہ اور ایک روپے میں ۱۰۰/۲۴۔ بہتر تھا۔ کہ یہ رسالہ مفت یا صرف محصولڈاک پر تقسیم کیا جاتا۔ اور اسکے اخراجات طبع چندہ سے جمع کرلئے جاتے۔ جو ایک پائی فی رسالہ ہونگے۔ دار العلوم قادیان سے بھی ملسکتا ہے۔

معیار الصادق یہ ہینڈبل امام الزمان کی صداقت کے ثبوت میں احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور نے شایع کیا ہے۔ دو پیسے کا ٹکٹ بھجوا کر مفت منگوائیے اور تقسیم کیجئے۔

پاره عمّ مترجم شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ اور نوٹ ہیں۔ خوشخط بڑی تقطیع جو بچوں سے سنبھالی نہیں جاتی فی پارہ ۳ر عمہ میں ملنے کا پتہ محمد یٰسین تاجر کتب قادیان

احمدیوں کے لئے ایک نادر موقعہ

رعایت ! غیر معمولی رعایت

چند کتابیں ایسی ہیں جن کی رعایت ہم ابھی ایک مہینہ اور رکھ سکتے ہیں۔ امید ہے کہ ہماری احمدی احباب اسکی کافی اشاعت کر دینگے تاکہ پھر کسی کو یہ گلہ نہ رہے۔ کہ ہمیں اطلاع نہیں پہنچی۔ اور ان کتابوں کے مضامین کی بابت تبصرہ کا تشحیذ دیکھیں یہاں صرف نام اور قیمت کی گنجایش ہے۔

نام کتاب	اصلی	رعایتی	نام کتاب	اصلی	رعایتی
مجربات نوردین حصہ سوم	۱۰ر	۵ر	ردّ چکڑالوی	۵ر	۲ر
تفسیر ترجمۃ القرآن پ۲۴	عہ ر	۸ر	طبیب روحانی	۲ر	۱ر
" " پ۲۵	عہ ر	۸ر	نجات	۰ر	-ر
" " پ۲۶	عہ ر	۸ر	صادقوں کی روشنی	۴ر	۳ر
تحفہ سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء	عہ ر	۸ر	ظہور المسیح	۶ر	۳ر
حقیقت نماز	عہ ر	۸ر	نغمۂ اکمل	۲ر	۲ر
النصح	۲ر	ار	ادعیۃ الاحادیث	ار	[illegible]

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
البرق	۲ر	۱۰ر	رسالہ گوشت خوری	۲۰ر	۱۰ر
ہدایات دربارہ معاملات	۲ر	۱ر	نیر اسلام آنحضرت کی بشارت بائبل میں	۵۰ر	۴ر
بائبل پرچار	۱۰ر	۶ر	حق پرچار مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں	۴ر	۳ر
اسلام کا گر۔ عیسائیت کے رد میں	۱ر	۰ر	یرمیاہ نبی کی پیشگوئی	۰ر	ــر

فہرست ان کتابوں کی جنمیں رعایت نہیں

نام کتاب	قیمت اصلی	نام کتاب	قیمت اصلی
اربعین	۴ر	حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۴ر
الاسماء الحسنیٰ	۵ر	مکتوبات احمدیہ	۸ر
الموعظۃ الحسنہ	۲ر	سلک مروارید	۴ر
مجربات نوردین حصہ اول	۱۰ر	مجربات نوردین حصہ دوم	۱۰ر
تفسیر ترجمۃ القرآن پ ۲۷	۱عہ	عمدۃ الاحکام	۱عہ
" پ ۲۸	۱عہ	اسلام کی پہلی کتاب	۴ر
" پ ۲۹	۱عہ	ضرورت زمانہ	۸ر
معیار حق	۶ر	تاریخ انگلستان	۱عہ

بقایا داران توجہ فرماویں

کئی حضرات ایسے ہیں جنہوں نے تاحال سنہ ۱۲ء کا چندہ عطا نہیں فرمایا۔ بلکہ سنہ ۱۱ء کا چندہ بھی انکے ذمہ باقی ہے مجھے انکی خوش معاملگی سے امید رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ سال کے اختتام سے پہلے پہلے ضرور اپنے اپنے حساب صاف کر دینگے۔ اور آیندہ کے لئے اپنے ارادے سے مطلع فرمائیں۔

مینجر

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مجرّب دوائیں

جو ۲۹ برس سے تمام ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں

آزمائش کیلئے ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی دوائیں

ایک ہی بکس میں چھ مشہور دوائیں



ڈاکٹر برمن کی دوائیوں کیلئے اکثر اس مضمون کے خط آیا کرتے ہیں کہ آزمائش کے لئے تھوڑی دوا بھیج دیجئے بعد فائدہ پانے کے زیادہ دوا منگوائینگے۔ صرف معمولی ہی معمولی آدمی نہیں بلکہ ڈاکٹر وید بھی ایسا ہی چاہتے ہیں اور ایسا ہونا لازمی بھی ہے اسلیئے ڈاکٹر برمن نے اپنی بنائی ہوئی دواؤں میں چھ دواؤنکا ایک بکس نمونہ کا بنایا ہے اس میں مندرجہ ذیل دوائیں پیٹنٹ شیشوں میں بھری ہوئی خوبصورت کاغذ کے بکس میں بند رہتی ہیں۔ جنکے ساتھ انکے حالات کے چھپی ہوئی کتاب اور استعمال ترکیب بھی رہتی ہے گھر باریوں کیلئے یہ انمول ہے۔ تھوڑے خرچ میں ڈاکٹر برمن کی خاص مفیدہ دوؤنکا فائدہ ملتا ہے۔ اپنی خواہ دوسروں کی تھوڑی ہی میں بہت بہتری ہو سکتی ہے۔

دواؤنکا نام

عرق کافور ہیضہ و گرمی کے دست کی ایک ہی دوا ہے۔ دمہ کی دوا۔ فوراً دم کو دبا دیتی ہے۔ کولا ٹانک ہر ایک کے لیے طاقت بڑھانیکی دوا مقوی باہ کی گولیاں جیسا نام ویسا فائدہ۔ جلاب کی گولیاں۔ آسانی سے پیٹ صاف کرتی ہیں۔ عرق پودینہ سبز درد شکم و ریاحی درد کی دوا قیمت فی بکس عہ محصولڈاک ۴ر رائیں۔ رسالہ ضیاء الاسلام مراد آباد۔ ہمنے کافور ہیضہ کی مریضوں پر استعمال کیا۔ تو بیحد فائدہ مند ثابت ہوئی علاوہ ازیں مفصلہ ذیل اخباروں نے اسکی تعریف کی ہے۔ پیسہ اخبار لاہور۔ آفتاب دکن۔ اردو گائیڈ وغیرہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵و۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ